tarikhema.org

رب زدنی علما

سچل سرمست

شاعر هفت زبان

روضہ مبارک حضرت سچل سرمست رح

مؤلف

الحاج قاضی علی اکبر درازی

mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

الحاج قاضي علي اكبر درازی
روهڙي

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

Govt. Islamia Science College
Library
No. 2558
Date
SUKKUR

بسم الله الرحمن الرحيم

اين سخن شعر کئي باشد اي پسر
اين همه ذکر است آيات و خبر

معنیٰ: ميرے بيٹے! ميری باتيں صرف شاعری نہيں ھے، يہ تمام باتيں ذکر-خدا، الله کی آيتيں اور رسول پاک کی حديثيں ھيں.

سچل سرمست

شاعر هفت زبان

ISLAMIA
COLLEGE
LIBRARY
SUKKUR

مولف :-
الحاج قاضي علي اکبر درازی

13224

طابع و ناشر
سچل سرمست ڪوآپريٽو اڪيڊمي لميٽيڊ

بار اول — سپٽمبر ١٩٦٦ — جلد ١٠٠٠

هديه ۵ روپيه

جمله حق بحق مؤلف محفوظ

tarikhema.org

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ
۱ـ	سوانح حیات	۱
۲ـ	شرع کی پابندی	۱۰
۳ـ	حالات بیخودی	۱۳
۴ـ	ریاست کے حکام کے ساتھ تعلقات	۱۴
۵ـ	سچل سرمست منصور ثانی	۱۵
۶ـ	سچل سرمست شاعر ہفت زبان	۱۸
۷ـ	سچل سرمست عاشق رسول اللہ	۱۹
۸ـ	سچل سرمست عاشق بقا باللہ	۲۸
۹ـ	سچل سرمست شہنشاہ عشق	۳۰
۱۰ـ	سچل سرمست مصنف اعظم	۴۳
۱۱ـ	سچل سرمست معلم اعظم	۴۴
۱۲ـ	سچل سرمست فیلسوف اعظم	۵۳
۱۳ـ	سچل سرمست الیاس حقیقی	۵۷
۱۴ـ	سچل سرمست عالمی شاعر	۶۰
۱۵ـ	سچل سرمست بین الاقوامی رہبر	۶۷
۱۶ـ	سچل سرمست صاحب حال و خیال	۷۱
۱۷ـ	سچل سرمست کلام الاہی الہام	۷۵
۱۸ـ	سچل سرمست سرتاج الشعراء	۷۸ ـ ۸۴
۱۹ـ	تلقین اور اردو ترجمہ	
۲۰ـ	مناجات	۸۵
۲۱ـ	وفات حسرت آیات	۸۶
۲۲ـ	اردو کلام	۸۸
۲۳ـ	اردو معنی	۱۰۷

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

بسم الله الرحمن الرحیم

سچل سرمست (رح)

(سندھ کا اردو شاعر)

نام و نسب | سرتاج الشعرا شہنشاہ۔ عشق حضرت سچل سرمست (رح) سنہ ۱۱۵۲ھ بمطابق سنہ ۱۷۳۹ع میں پیدا ہوئے۔ آپکا پیدائشی نام نامی، اسم گرامی عبدالوہاب ہے، لیکن راست بازی اور راست گوئی کی وجہ سے انہیں "سچو۔ سچل۔ سچیڈنہ" کہا جانے لگا۔ اور اس نام سے انکی شہرت ہوئی۔ آپنے سندھی، سرائکی اور اردو اشعار میں بھي یہی نام بطور تخلص رکھاھے، لیکن فارسي اشعار میں انکا تخلص "آشکار" اور "خدائی" ھے۔

سچل سرمست (رح) کا سلسلہ نسب انتالیسویں پشت میں حضرت فاروق اعظم سے جا ملتاھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات بعد انکا پوتا شیخ شہاب الدین بن عبدالعزیز حجاز سے ھجرت کرکے عراق میں سکونت پذیر ہوا۔ وہ ایک عالم فاضل اور قابل شخصیت تھا۔ اس لئے سنہ ۹۲ھ بمطابق سنہ ۷۱۱ع میں جب حجاج بن یوسف گورنر

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

عراق نے اپنے داماد محمد بن قاسم کو سندھ فتح کرنے کیلئے بھیجا تو شیخ شہاب الدین کو انکا مشیر خاص مقرر کرکے ساتھ روانہ کیا۔ محمد بن قاسم شیخ شہاب الدین کے نیک مشورہ کي وجہ سے سندہ فتح کرنے میں کامیاب ہوا۔ اس لئے جب محمد بن قاسم سندھ فتح کرنے کے بعد واپس آرہا تھا تو شیخ شہاب الدین کو سیوستان (سیوہن) کا گورنر مقرر کیا۔ وہ سندھ مین پہلا مسلمان گورنر تھا۔ عالم فاضل ہونے کیساتھ ساتھ سیاست، تدبر اور نظم و نسق میں بھی لائق و فائق اور نیک سیرت تھا۔ اس کی شخصیت سے متاثر ہوکر سندھ کے ہزاروں لوگ مشرف باسلام ہوئے۔ دو برس کي حکمرانی کے بعد سنہ ۹۵ ھجری میں رحلت کی اسکی وفات کے بعد اسکے فرزند شیخ محمد سیوہن کے گورنر مقرر ہوئے۔ اس طرح آپکے خاندان مین سے پشت در پشت سیوہن کے حکمران رہے۔

جب سلطان محمود غزنوی نے سندھ کو فتح کیا اس وقت شیخ محمد بن محمد اسحاق سندھ کا حاکم تھا۔ سلطان محمود غزنوی نے سندھ فتح کرنے کے بعد اسکو گورنر کے عہدہ سے معزول کیا اور اسکا سالانہ وظیفہ مقرر کردیا۔ اس طرح دنیوی کاروبار سے فارغ البال ہونے کے بعد سیوہن کو بھی خیرباد کیا اور شمال سندھ کے طرف روانہ ہوگیا۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

وهاں ریاضت اور عبادت میں وقت بسر کرنے لگا۔
کافی عرصہ کے بعد پھر جنوب سندھ کے طرف روانہ ہوا اور
خیرپور ریاست میں قصبہ گڈیجی میں سکونت پذیر ہوا۔

خواجہ محمد حافظ بانی درگاہ دراز شریف

اس فاروقی خاندان کا ایک کامل ولی اور بلند پایہ
شاعر خواجہ محمد حافظ المعروف بہ صاحبڈنہ سنہ ۱۱۰۱ هجري
میں پیدا ہوئے۔ آپ ابتدائی وقت میں تالپور حکومت کے
دور میں ممتاز عهدے پر فائز تھے ۔ ایک دن آپ اپنے نوکرون
کیساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر جارہے تھے تو راستے میں
ایک مجذوب عورت نے جسکا نام رابعہ بصری تھا آپ کے
گھوڑے کی لغام پکڑ کر راستہ روک لیا اور کہنے لگی "اے
مردخدا آپکو درگاہ ایزدی سے حقیقی بادشاهی عطا ہوئی ہے۔
آپ کہاں جا رہے ہیں؟ خواجہ محمد حافظ کے بدن میں ان کا
پیغام سننے کے بعد لرزش پیدا ہوئی۔ آپ اپنے ساتھیوں اور
گھوڑوں کو چھوڑ کر جھنگل کی طرف جہاں درگاہ شریف
ہے چلے گئے وہاں ایک شیر کا غار تھا اس جگہ قیام کیا
اور مسلسل چالیس چلے یعنی چار سال اور پانچ ماہ رب حقیقی
کی عبادت میں مشغول اور مستغرق رہے۔ اتنا عرصہ گذر جانے

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کے بعد حضرت غوث الثقلین شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ کا پوتا حضرت خواجہ عبیداللہ جیلانی تشریف لائے اور غار کے منھ پر کھڑے ہو کر آواز دی "اب خربوزہ پک چکا ہے باھر تشریف لائیں تاکہ خلق خدا آپ سے مستفیض ہو۔ خواجہ محمد حافظ یہ سنکر باھر آگئے۔ خواجہ عبیداللہ جیلانی نے آپکو فیضان کرم عطا کرکے رب حقیقی سے وابستہ کردیا۔ اور فرمایا یہ فیض آپکے جد امجد خواجہ ابوسعید فاروقی کا عطا کردہ ہے جو میں آپ کو ودیعت کر رہاھوں۔ خواجہ عبیداللہ جیلانی نے رخصت ہونے سے پیشتر آپ کو حسب ذیل تین وصیتیں کیں۔ (۱) آپکے ھاں دو فرزند پیدا ھونگے۔ ان میں سے چھوٹے بیٹے کو گدی نشین کرنا کیونکہ بڑے لڑکے میں سے ایک سرمست پیدا ہوگا وہ لاولد ہوگا لھذا آپکا سلسلہ گدی نشینی ختم ہوجائیگا لیکن چھوٹے بیٹے کی پشت ہمیشہ قائم رھیگی۔ (۲) آپکے خاندان کا ہر ایک فرد اپنے سجادہ نشین کو اپنا مرشد منتخب کریگا کسی اور درگاہ کا مرید نہ ہوگا۔ (۳) آپ اور آپکی وفات کے بعد جو بھی سجادہ نشین ہوگا وہ اپنی درگاہ کی حدود سے باھر نہیں جاسکتا۔ آخری ارشاد سنکر خواجہ محمد حافظ مغموم ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے آپکی اور آقائے دوجھان سرور کائنات کی زیارت کا اشتیاق ہو تو میں کیا کر سکتاھوں؟ خواجہ عبیداللہ نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو تمھارے درگاہ پر روزانہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری لگیگی وھاں میں اور جملہ اولیا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

اکرام موجود ہونگے۔ لہذا تمہیں حضور انور صلي الله عليه وسلم، جملہ اولیاء اکرام اور عشاق کي زيارت نصيب ہوگی اور تمکو کہیں جانیکی ضرورت درپیش نہ آئیگی۔ اسکے ثبوت میں نانک یوسف فقیر کا ایک سندھی کلام پیش کرتا ہوں۔

حکم ایھو درگاھون مولیٰ۔ قادر قدس کرارو تھی
شاہ قطب جيلاني جي شوقئون۔ طبل نیہہ نقارو تھی
روز کچہری پیغمبر جي۔ شہ درازن وارو تھی

معنیٰ: یہ حکم درگاہ ایزدی سے جاری ہوا ہے، اور شاہ جیلانی قطب ربانی کے کرم سے صادر ہوا ہے کہ درازا شریف کے درگاہ میں روزانہ حضرت نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری لگتی ہے۔

خواجہ محمد حافظ (رح) نے واديءِ سندھ کے ضلع خیرپور مین قصبہ رانیپور سے ایک میل کے فاصلہ پر "درازا شریف" نامی گاؤن میں سکونت اختیار کي۔ وہاں انکے ہاں دو فرزند پیدا ہوئے۔ بڑے کا اسم گرامی خواجہ صلاح الدین اور چھوٹے کا خواجہ عبدالحق رکھا گیا۔ سچل سرمست خواجہ صلاح الدین کے لخت جگر نور نظر تھے۔ خواجہ محمد حافظ کي رحلت کے بعد انکے چھوٹے فرزند خواجہ عبدالحق (سچل سرمست کے چچا) خواجہ عبید الله

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

جيلاني (رح) کي ارشاد کي مطابق مسند رشد و هدايت پر
جلوه افروز هوئي.

عربي کلام خواجہ محمد حافظ

(صنعت اقتباس)

لايضيع الله في الدارين- اجر المحسنين
ماسوا الله محو کر- سمجھ سالک ساڻ يقين

١- لن تنا لوالبر حتى تنفقون- آئي طالبن
سر صدق صد بار کر- تا تو ٿئين اڄ عاشقين

٢- نفس نافرمان جو- طابع نہ ٿي اي طابعين
اقتلوا في حب ذات الله- انتم عارفين

٣- ڇڏ دنيا جي دوستي- وٺ راه رب العالمين
تا ٿئي ئي جاء جنت- فد خلوها خالدين

٤- عشق بازي جان گدازي- سر ڏيڻ کم صادقين
هي نہ ترسيا تۇ ڏسي- اهي مست موليٰ جا معين

٥- يا گم ٿيڻ گوندر گذارڻ- مرگ مايا متقين
سي ٿيا "صاحبڏنہ"- وحدت يگانا واصلين

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کلام سرائیکی خواجہ محمد حافظ

(وحدات الوجود)

صورت بشری کر کے بھان ۔ ہر رنگ دے وچ رنگڑا رچایم

۱۔ یعقوب ہو کے پڑا چایم ۔ یوسف اپنا نام ڈرایم
آپ کو آپے کوھے پایم ۔ قیدی ہو کے در کنعان
آپے اپنا ملھ چکایم

۲۔ حیدر بن کے حملہ کیتم ۔ ہو کے حسن میں زہر چا پیتم
نال نیازی دے نالڑا نیتم ۔ چھوڑ مدینہ ملک مکان
کربل دے وچ کندھڑا کپایم

۳۔ کڈھاں شریعت دے وچ شادی ۔ کڈھاں معرفت کراں منادی
کڈھاں حقیقت داھاں ھادی۔ کڈھاں طریقت کر طولان
ہر مظہر وچ حکم ھلایم

۴۔ مخفی بھی میں ہوں۔ ظاہر بھی میں ہوں۔ ناظر تی منظور بھی میں ہوں
تجلی بھی میں ہوں۔ طور بھی میں ہوں۔موسیٰ نوں چا کر مستان
"صاحبڈنہ" ہی نام سڈایم

چایم = پیدا ہوا۔ ڈرایم = رکھایا۔ کوھے پایم = کنوین میں
چکایم = ادا کیا۔ حملہ کیتم۔ حملہ کیا۔ زہر چاپیتم۔ زہر پیا
نالڑا نیتم۔ نام رکھا۔ کندھڑا کپایم۔ گردن کٹوائی۔
حکم ھلایم۔ حکم چلایا۔ نام سڈایم۔ نام رکھوایا۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

فارسی کلام خواجہ عبدالحق

(وحدت الوجود)

۱۔ هرچہ بینی از فوق تا عرش علا۔ هستی ز اوست تا تحت الثرا
۲۔ ماهی از آب زندگی دارد۔ لیک او غافل است از دریا
۳۔ غیر حق نیست هیچ کس موجود۔ همہ عالم از او شد برپا
۴۔ جلوہ لا الہ الا اللہ۔ بینی از دیدہ دل چون یافت صفا
۵۔ نیست اشیاء بجز معیت حق۔ غیر خورشید روشنی کجا
۶۔ مظهر اوست هرچہ می بینی۔ کس نمیداند این بجز دانا
۷۔ در دئی صرف عمر چہ کنی۔ شرک را دفع کن شوی یکتا

معنی: ۱۔ آپ جو کچھ زمین و آسمان اور تحت الثرا تک دیکھتے هیں وہ رب حقیقی کا مظهر هے۔

۲۔ مچھلی کو دریا سے زندگی ملتی هے۔ لیکن وہ انسے بے خبر هے۔

۳۔ ماسوا اللہ کے کوئی نہیں۔ ساری دنیا اسی کی پیدا کردہ هے۔

۴۔ جب تمهارا دل صاف هو گا۔ تو تم جلوہ لا الہ الا اللہ هرطرف دیکھو گے۔

۵۔ اللہ کے بغیر کوئی چیز نہیں هے۔ سورج کے سوائے روشنی کہاں سے آئیگی۔

۶۔ جو کچھ تم دیکھتے هو وہ اسکا مظهر هے۔ لیکن دانا آدمی کے بغیر کوئی دوسرا نہیں جان سکتا۔

۷۔ تم دئی (دو سمجھنا) میں عمر کیون ضایع کرتے هو۔ اس خیال کو چھوڑدو تو تم واصل باللہ هوجاؤ گے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

سچل سرمست کے بچپن ھی میں انکے والد بزرگوار نے رحلت فرمائی اس لئے ان کے چچا نے اسلامی روایت کے کے مطابق انکو دینی تعلیم کے حصول کیلئے حافظ عبداللہ کے سپرد کیا جن سے انہوں نے سندھی اور فارسی تعلیم کے علاوہ قرآن مجید کا درس بھی لیا اور بارہ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ چالیس برس کی عمر تک پہنچنے کے بعد خواجہ عبدالحق نے انکو اپنا طالب بنایا اور عرفان الاھی سے مستفیض فرما کر خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ سچل سرمست نے اپنی "مثنوی دردنامہ" میں فرمایا ھے۔

یک روز بہ پیر خود رسیدم۔ جز درد نہ قصھا شنیدم

ھرگہ کہ برمن نظر بکردے ۔ پردرد ھمیں شدم بدردے

یعنی ۔ میں ایک روز اپنے پیر کی خدمت میں حاضر ھوا جہاں میں نے درد کے سوائی اور کوئی بات نہ سنی۔ جس وقت آپ میری طرف دیکھتے اس وقت میں درد سے معمور ھوجاتا۔ (کسی ادیب نے لکھا ھے کہ محکم الدین سیلانی نے سچل سرمست کو فیض عشق و درد عطا کیا تھا۔ یہ سراسر غلط اور بے بنیاد بات ھے (مؤلف) سچل سرمست کی طبیعت کا میلان بچپنی ھی سے فقیری کی طرف تھا۔ اس لئے وہ جنگل میں تنہا رھتے تھے اور صبر و فکر میں وقت بسر کرتے تھے۔ آپ کا سرائکی زبان میں ایک شعر ھے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

اک دن مرشد میں نوں ایویں آکھیا۔ چھوڑ خلق دی یاریں
اک نام اللہ دا یاد کریں۔ پیا ڈوھیں جہان وساریں
جو دم جیویں اس دنیا وچ۔ نال توحید گذاریں
"سچل" پا جھون عشق اللہ دے۔ ہی سب کوڑی کاریں۔

معنی: ایک دن مجھے پیر مغاں نے ایسا فرمایا کہ تم دنیا کی دوستی چھوڑ دو۔ ایک نام اللہ کا یاد رکھو اور دونوں جہان کو بھول جاؤ۔ جب تک تم زندہ ہو اللہ کے توحید میں وقت بسر کردو۔ کیونکہ اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ جھوٹا ہے۔

شرع کی پابندی

حافظ درازی حضرت سچل سرمست شروع زندگی میں شرع محمدی کے پابند تھے، اور پنجگانہ نماز با جماعت ادا کرتے تھے۔ لیکن جب سرمستی حال ان پر طاری ہوتا تھا تب وہ ہمیشہ مستغرق رہتے تھے۔ آپ نے "دیوان آشکار" میں فرمایا ہے:

از شرع رو متاب گر مردی
غوث و قطب کند سلام شرع
گرچ میر وزیر و سلطان است
بر همه غالب است حکام شرع
گفت ملحد که حد شرع گذاشت
چون بہ وحدت روم کدام شرع

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

معنی: اگر تم مرد هو تو شریعت سے رو گردانی مت کرو۔ غوث و قطب شریعت کی تابعداری کرتے هیں۔ اگر کوئی امیر هے یا وزیر یا سلطان لیکن سب پر شریعت کے حکم کی پابندی لازم هے. ملحد لوگ میرے متعلق کهتے هیں کہ میں شریعت کی پابندی چهوڑدی هے، لیکن جب میں واصل باالله هوگیا تو شریعت کا حکم کهاں رها؟ دوسري جگہ فرماتا هے:

ساقیا آن مئی انگوری
ما نمی خواهیم کزوست صد دوری
لازوال است آن مئی وحدت
آن بنوشاني رهم ز مهجوری

معنی: اے ساقی میں یہ انگوری شراب نهیں مانگتاهون کیونکہ اسکے پینے سے دوری هوتی هے۔ وحدت کی شراب لازوال هے مجهے وہ پلادے تاکہ جدائی دور هوجائے.

غزل از بحر طویل

۱۰۲ این بدع مقبوح آثار یزید و شمر دان
شربت و قنب و مئی دور از حقہ یلغار باش

معنی: بري رسمیں، بهنگ، شراب اور دیگر منشیات کا استعمال شمر و یزید کا رائج کردہ هے، تم ان سے اور حقہ سے دور رہ.

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

۱۳۷ باجماعت خوان مدامی نماز پنج وقت را
در جمعہ ناغہ مکن پس پیشوا صف دار باش

معنی: ہمیشہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت پڑھا کر اور نماز جمعہ کبھی ناغہ نہ کیا کر۔

۱۴۷ روزہ داري ماہ رمضان عالم و حافظ شوي
یا شنی یا ناظران خوانی ایماندار باش

معنی: رمضان شریف میں روزہ رکھا کر عالم و حافظ بن اور قرآن مجید یا تو خود پڑھ یا دوسرے سے پڑھوا کر سن۔

۱۹۴ دمبدم در ذکر حق شاغل بلا ناغہ شوی
ذکر کن ایں طور تا از جسم بے اختیار باش

معنی: ہروقت اللہ کے ذکر میں مغشول رہ اور اسی میں ناغہ نہ کرو، اور یاد خدا میں اس قدر محو اور مستغرق ہوجا کہ تجھے اپنے وجود کی کوئی خبر نہ رہے۔

۲۳۹ شاہ در جسمت چون آمد احتیاج۔ عبد رفت
بر تو شد صد مبارک تا ابد خود یار باش

معنی: جب بادشاہ تیرے جسم کے اندر داخل ہوگیا تجھے عبد بنے رہنے کی ضرورت نہیں رہی تجھے یہ سعادت مبارک ہو۔

۲۴۱ چون بہ تن باشی ز امر نہي دم غافل مشو
چون ز خود رفتی پس آنگہ ز ایں امر ناچار باش

معنی: تو جب تک خودي میں ھے اور تیرے ظاھری ھوش و حواس سالم ھیں تب تک احکام الاھی کی پابندی سے

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

ایک گھڑي بھي غفلت نہ کر، لیکن جب بیخود ھوجائے تو
پھر تجھ پر کوئی پابندي نہیں ھے۔

۲۴۴ عام شاغل این نماز اند۔ عاشقان دائم بذات
باخودی و بے خودی دارد فرق بسیار باش

منعی: عام آدمی اس نماز میں مشغول ھیں، اور عشاق راتوں کی راتیں ذات حق کے مشاهده میں مشغول رھتے ھیں۔ یہ خودی اور بے خودی کا کرشمہ ھے اور ان دونوں میں بہت بڑا فرق ھے۔

۲۴۵ این ندانی عاشقان از شرع بیرون میروند
همچون آن کس نیست ثابت قدم عشق آثار باش

معنی: تو یہ خیال نہ کر کہ عشاق شریعت کے دائرہ سے باھر ھیں۔ اصل حقیقت یہ ھے کہ راہ عشق میں وھی لوگ سب سے زیادہ ثابت قدم ھیں۔

۲۴۶ دع نفسک وتعال است این نماز عاشقان
در قیام و قعود علي جنوبھم با یار باش

معني: اپنے وجود کو ترک کر کے ھمارے حضور میں حاضر ھوجا، یہ عشاق کی نماز ھے۔ وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اور لیٹتے سوتے قیام و قعود میں رھتے ھیں۔

حالات بیخودي

سچل سرمست کا کلام سراپا الہام محبت و الفت، عشق و سوز، درد و گداز، کیف و حال، جذب و جلال،

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

موج ومستی کے فلسفہ کا ایک بھرپور گنجینہ ہے جو بیخودی، وجد، جذب و سرمستی کے عالم مین کہا گیا ہے۔ اس عالم مین اپکے سرمبارک کے لمبے اور لٹکتے ہوئے بال سیدھے ہو کر کھڑے ہوجاتے اور انکھون سے سیلاب اشک جاری ہوجاتا تھا۔ اس حال میں اشعار کی آمد اس کثرت سے ہوتی گویا ایک دریائے امواج ہے جو امڈا چلا آرہا ہے۔ اس وقت جو طالب اور کاتب موجود ہوتے وہ انکا کلام قلمبند کرلیتے اگر کوئی لفظ یا مصرع ان کے سمجھ میں نہ آتا تو وہ سچل سر مست کے ہوش میں آجانے کے بعد اس کے بارے میں ان سے دریافت کرتے تھے مگر سرمست کے طرف سے انکو یہ جواب ملتا کہ "کہنے والے نے کہا ہے مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے"۔

[الہامی کلام)

شعر از دیوان آشکار

زھد تقوی محو شد چون عشق مارا رخ نمود
می شود زو بیخودی ماند کجا سجدہ سجود

معنی- جب عشق نمودار ہوا میری تقوی طاعت ختم ہو گئی مجھ پر بیخودی کا حال طاری ہوا۔ پھر سجدہ سجود کہاں رہا۔

خیرپور ریاست کے حکام کے ساتھ تعلقات

میر سہراب خان ٹالپور والی ریاست خیرپور کے پاس ایک ہندو ملازم تھا۔ اس نے خزانہ سے کچھ رقم خرد برد کی

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

تھی اس لئے اسکو حوالہ زندان کیا گیا. ھندو کا ایک عزیز مخدوم فضل القادر سجادہ نشین جھوک شریف ضلع حیدرآباد کے پاس گیا اور عرض کیا کہ ھمارے آدمی کو زندان سے نجات دلوادو. مخدوم صاحب نے خواجہ عبدالحق کے نام خط تحریر کیا کہ ھمارے آدمی کو رھا کرادو. خواجہ عبدالحق نے سچل سرمست کو میر صاحب کے پاس مذکورہ آدمی کو رھا کرنے کے لیئے بھیجا. جب سچل سرمست میرصاحب کے دربار میں گئے تو اسکے آدمی ایک بندوق کی تعریف کر رھے تھے کہ اس سے شیر مارا جاتا ھے. چنانچہ سچل سرمست نے کہا کہ شیر کو کون مار سکتا ھے؟ اس مرحلہ پر وجد طاري ھوا اور خود شیر بن گئے، تمام درباري خوف و ڈر سے بھاگ گئے. تھوڑی مدت کے بعد سچل سرمست انسان کی اصل صورت میں آگئے. میرصاحب نے حضرت سچل سرمست سے معذرت کی اور ملازم کو واپس کردیا. آپکی کرامات سے متاثر ھوکر ھمیشہ کیلئے مرید بن گئے اور بہت سي جاگیر بطور نذرانہ دے دی.

سچل سرمست منصور ثانی

سچل سرمست اس بیخودي، وجد و حال، جوش و سرمستی کے عالم میں انا الحق پکار اٹھتے. آپ کی فارسی تصنیفات "دیوان آشکار" میں اس مضمون بہت کے سے اشعار ملتے ھیں.

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

١ـ هر کجایم جا بجا یم۔ من خدا یم من خدا
تا چہ شد پوشیدہ ام۔ از درد این خاکي قبا

معنيٰ۔ میں ہر جگہ ہوں، جا بجا ہوں، میں خدا ہوں، مین خدا ہوں اس سے کیا ہوتا ھے کہ میں نے درد کے سبب سے یہ خاکی جامہ پہن رکھا ھے۔

٢ـ اگر تم اثبات کو جانو۔ نہ ہرگز تم گدا ہوگا
یقین کر، نہ گداگر ہو۔ لیکن خود خدا ہوگا
ھو الاول۔ ھو الاخر۔ ھو الظاھر ھو الباطن
یہاں وھي۔ وھان وھی۔ سچل کہہ تم کجا ہوگا

اردو شعر میں جو نازک خیالي دکھائی گئی، ھے وہ قابل قدر ھے۔

سرمست نے جب منصوری نعرہ بلند کیا تو علماء نے انکو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ اور سرمست کے پاس آئے اور انکو تنبیھ کرنے لگے کہ تم یہ کفر کیوں بکتے ہو۔ سرمست نے ان سے پوچھا تو اس جرم کی کیا سزا ھے؟ علما نے کہا اس جرم کی سزا قتل ھے۔ سرمست نے علماء سے کہا کہ جس وقت آپ میری زبان سے انا الحق کا نعرہ پھر سنیں اس وقت مجھے فوراً قتل کر دیں۔ اس اثنا میں ان پر وجد اور بیخودی کا حال طاري ہو گیا اور انکے زبان سے انا الحق نکلنے لگا۔ اسلئے علماء نے ان پر تلوار کے کئی وار کئے، لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ جب حال کی کیفیت باقی

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

نہ رہی تو علماء نے انکو تمام حقیقت سے آگاہ کیا۔ سرمست نے فرمایا کہ "یہ نعرہ میں نہیں لگاتا بلکہ وہ ذات باری ھی لگاتی ھے۔ آپکا اس موضوع پر ایک سندھی میں کلام ھے:

حق انا الحق تي چيو۔ پر منجھ نظر منصور ھو
منجھ شريعت شرک چون۔ منجھ معرفت منظور ھو

معنی: حق تعالیٰ خود فرماتا تھا کہ میں حق ہوں، لیکن بظاہر شکل منصور کی تھی۔ شریعت کے نقطہ نظر سے یہ شرک تھا، لیکن معرفت کے نقطہ نظر سے یہ بات بلکل صحیح تھی۔

کافی اردو (وحدت الوجود)

ترجیع بند: اگر اس بات کو جانو۔ نہ ھرگز تم گدا ھوگا
یقین کر، نا گداگر ھو۔ لیکن خود خدا ھوگا

۱۔ فنا کی بات باطل ھے۔ اگر پوچھو سچ ھم سے
بقا باالله ھمیشہ تو۔ خدا تا، نا فنا ھوگا

۲۔ نہیں دیدار اور دیگر۔ نہیں ھے جا دیکھنے کی
نظر کی جا تم ھی ھو۔ ببیں تا خود لقا ھوگا

۳۔ زمیں پر کیا فلک پر کیا۔ کیا پر عرش کرسی پر
درون بیرون ھمہ اندر۔ تو کلی جا بجا ھوگا

۴۔ ھوالاول ھوالاخر۔ ھوالظاھر ھوالباطن
یہاں وھی وھاں وھی۔ "سچل" کہہ تم کجا ھوگا۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

اس سرمست نے "همہ اوست" کے موضوع پر اتنا جوش و جلال جذب و جولان اور موج و مستی دکھاتی ھے کہ کسی اور شاعر کو اتنی جرائت و همت نہیں هوتی. واضح طور معلوم هوتا ھے کہ عالم الغیب نے اپنے مخفی اور پوشیدہ اسرار و رموز سے اپنی مخلوقات کو آگاہ کرنے کیلئے اس مرد مجاهد اور رند بیباک کو اپنی خاص سند و سرٹیفکٹ عطا فرماکر اس زمین پر بھیجا ھے جسنے و ما علینا الا البلاغ والا پیغام ڈنکے کی چوٹ پر خالق کی مخلوق کو سنایا ھے. یہ صرف اس سرمست الستی، عاشق ازلی قادر الکلام کا کلام ھے. آپ نے فرمایا ھے:

ما کفر نمے گویم این سخن همہ راست است
آنکس کہ بود کافر زیں معنیٰ شد منکر

معنیٰ: میں کفر نہیں بکتا هوں یہ بات بلکل سچ ھے، جو اس بات سے انکار کرتا هے وہ کافر ھے.

سچل سرمست شاعر هفت زبان

کہا جاتا ھے کہ سچل سرمست کا کلام نو لاکھ چھتیس هزار چھ سو چھتیس اشعار پر مشتمل ھے جو سات زبانوں عربی- فارسی- اردو- هندي- پنجابي- سرائکي اور سندھی میں کہا گیا ھے. اس بنا پر آپکو شاعر هفت زبان کہا جاتا ھے. کسي شاعر کا اپنی مادري زبان میں جزوي طور پر اشعار کہنا کسی خاص اهمیت کا حامل نہیں ھے. قابل قدر شاعر

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

وہ ھے جسے غیر زبان پر بھی عبور حاصل ہو۔ آپکا سندھی۔ سرائکی اور اردو شعر میں تخلص سچو۔ سچل۔ سچیڈنہ ھے، لیکن فارسی زبان میں آپکا تخلص "آشکار اور خدائی" ھے۔

سچل سرمست عاشق رسول الله

سچل سرمست حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم کا عاشق صادق ھے۔ آپکے تصنیفات سے حسب ذیل چند اشعار اس موضوع کے متعلق پیش کئے جارھے ھیں۔

از دیوان آشکار

۱- همین گویند که بدراه باشد۔ نه بدراه است لیکن شاه باشد
۲- شکایت کئی کنی اي پارسا۔ **آں عاشق رسول الله باشد**
۳- اگر پرعیب هم بدراه باشم۔ یقیں دانی که او همراه باشد
۴- نمی دارم بجز عشقش بدل هیچ۔ ایں عالم خدا آگاه باشد
۵- بآں عالی جنابش "آشکارا"۔ یکی از سگ همان درگاه باشد

معني: سچل سرمست فرماتا ھے که میرے متعلق لوگ کہتے ھیں که یه بدراه ھے، لیکن میں بدراہ نہیں ہوں شاہ ہوں۔ اے زاهد تم میرے لئے کیوں شکایت کرتے ھو، مین تو عاشق رسول الله ہوں۔ اگر میں پرعیب اور بدکار ہوں مگر یقین کرنا که حضرت رسول الله میرے مددگار ھین۔ میرے دل مین آپکے عشق کے بغیر کچھ نہیں، اس بات کا خدا گواہ ھے۔ "آشکار" رسالتماب کے دروازے کا ایک کتا ھے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کلام دیگر از دیوان آشکار

۱ـ یک روز بودم من بخدمت مصطفیؐ- سروری کونین این خیرالوریٰ
۲ـ این چنین فرمود مارا از کرم- جز برخصت پیر عبدالحق میا
۳ـ از گروه- خاص اورا کرده ام- جلوه فیضش بود جا بجا
۴ـ شان شوکت پیرما بالاترست- همچو او کس نیست در عالم علا
۵ـ "آشکارا" خاک پاء پیر باش- تا شوی از دوستیش بادشا

معنیؔ: ایک دن میں حضرت محمد مصطفیؐ سرور کونین کے حضور میں حاضر ہوا، آپنے از راہ کرم فرمایا کہ تم اپنے مرشد کی اجازت کے بغیر مت آیا کرو۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچل سرمست کے مرشد کے متعلق فرمایا کہ میں نے اسکو اپنے خاص گروہ مین شامل کیا ہے اور اسکے فیض کا جلوہ جا بجا ہے۔ (یہ الفاظ سننے کے بعد سچل سرمست کہتا ہے کہ) میرے پیر کا مرتبہ عظیم الشان ہے اور اسکے مد مقابل دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اے "آشکار" تو اپنے پیر کے پاؤں کی خاک بنجا، تو اسکی صحبت اور دوستی سے بادشہ بن جائے۔

نعت (سرائکی)

کل نبیان دا سرتاج محمد- بحر عرف امواج محمد
قاب سوسین او ادنیؐ- شرف شب معراج محمد
امت تیری کیوں غم کھاوے- جس دی تیکوں لاج محمد
"سچل" کوں غم کیہا- کیتا لا یحتاج محمد

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

اسکے علاوہ آپنے جو اپنی تصنیف مثنوی وصلت نامہ میں تعریف و توصیف کی ہے اسکے چند منتخب اشعار پیش کئے جاتے ہیں:

از مثنوی وصلت نامہ

۱- من رانی گفت آخر مصطفیٰ۔ چند باشی درحجاب اے بیوفا

معنیٰ:- حضور اکرم نے من رانی فرمایا ہے- پھر اے بیوفا تم کب تک حجاب میں رہیگا۔

۲- از رموز- سر حق آگہ نئی- لاجرم کوری و مرد- رہ نئی

معنیٰ: تم اسرار الاہی سے واقف نہیں ہے- اور اس لئے اندھا اور اس راستے سے نا آشنا ہے۔

۳- مصطفیٰ آمد دریں رہ بانشان- ہر زمان از راہ دادہ صد نشان

معنیٰ:- مصطفیٰ اس راہ سے بلکل با خبر ہیں- اور ہروقت اسکی تمام خبریں دیتے رہتے ہیں۔

۴- مصطفیٰ آمد دریں رہ نور پاک- جملہ ظلمات را کردہ ہلاک

معنیٰ:- مصطفیٰ اس راہ میں پاکیزہ نور ہیں- جس نے تمام تاریکوں کو ختم کردیا۔

۵- مصطفیٰ آمد دریں رہ پیر راہ- دامن اور گیر تا گردی تو شاہ

معنیٰ: مصطفیٰ اس راہ میں حقیقی مرشد ہیں- تو انکا دامن تھام لیگا تو بادشاہ ہوجائیگا۔

۶- مصطفیٰ آمد درین راہ رازدان- دیدہء خود را بہ معنیٰ باز دان

معنیٰ: محمد مصطفیٰ اس راہ کے اسرار و رموز سے آگاہ ہیں، تو بصیرت کی آنکھیں کھولکر اس حقیقت کو سمجھ لے۔

mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۷- مصطفيٰ آمد دریں راه ذات‌حق- از دوعالم برده در معنیٰ‌سبق

معنيٰ: محمد مصطفيٰ اس راه میں راز الاهی هیں- اور درحقیقت دونوں جهان سے آگے هیں۔

۸- مصطفيٰ را حق بدان و حق ببیں- تاشوي تو شیرراه مرد دیں

معنيٰ: محمد مصطفيٰ کو حق دیکھ اور حق جان، تاکہ تو حق کی راه میں شیر مرد بنجائے۔

۹- مصطفيٰ را حق ببیں و حق بدان- تاشوی در هردو عالم بانشان

معنيٰ: محمد مصطفيٰ کو حق دیکھ اور حق جان، تاکہ تو دنیا و عقبيٰ میں سرخرو و سرفراز هو۔

۱۰- مصطفيٰ حق بود و حق بود مصطفيٰ-

بشنو ایں معنيٰ تو پاک اے باصفا

معنيٰ: محمد مصطفيٰ حق هے اور حق مصطفيٰ هے- اے پاک باطن تو اس حقیقت کو اچھی طرح سے سن اور سمجھ- یعنی الله اور محمد مصطفيٰ ایک هے۔

۱۱- مصطفي را نورحق میدان یقین- تا رسی در قرب رب‌العالمین

معني: محمد مصطفي کو الله کا نور سمجھ اور اس پر یقیں کر تاکہ تو پروردگار عالم کا قرب حاصل کرسکے۔

۱۲- سرخود با انبیا گفتہ تمام- بر محمد ختم کرده والسلام

معنی: الله تعالي نے انبیاء کرام کو اپنا راز بتایا هے-

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

اور حضور پرنور کی ذات با برکات پر تمام اسرار منکشف کرکے اس معاملہ کو ختم کردیا۔

نوٹ: حدیث شریف میں آیا ھے "من رانی فقد راء الحق" جس نے مجھے دیکھا گویا اللہ کو دیکھا۔

عشق۔ حبیب

(از مثنوی وحدت نامہ)

۱۔ بادشاہ من توئی من بندہ ام۔ اندریں بدکاری شرمندہ ام
رحم فرما برمن۔ مسکین تو۔ دہ دلم را یا نبی تسکین تو
آمدم عاجز بدر تو شرمسار۔ کردہ ام عصیان بیحد بیشمار

معنی: آپ میرے بادشاہ ہیں اور میں آپکا غلام ہوں، میں اپنی بدکاری پر شرمسار ہوں۔ یا رسول اللہ مجھ پر رحم فرما اور میری دل کو تسکین عطا فرما۔ میں آپکے دروازے پر سراپا ندامت و انکسار بنکر حاضر ہوا ہوں، کیونکہ میں بڑا گنہگار ہوں۔

۲۔ ایں گدا بر درت امیدوار۔ بخش دیدارم مرا اے شہسوار
نالہ بشنو یا شفیع المذنبین۔ وے تو باشی رحمت للعالمین
اے توئی سردار سرور کائنات۔ مظہر خاص توئی اندر صفات

معنی: یہ گدا آپکے دروازے پر امیدوار ہو کر حاضر ہوا ہے، اے شہسوار مجھے اپنے دیدار کا شرف عطا فرما۔ اے شفیع المذنبین میری فریاد سن۔ آپ رحمت للعالمین ہیں۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

آپ اس کائنات کا سردار اور بادشاہ ہیں۔ آپ اپنی صفات میں اللہ کی ذات کے مظہر خاص ہیں۔

۶۳۔ در دو عالم شاہ شاہاں توئی۔ در مظاہر خاص انسان توئی
از احد احمد تو گشتی آشکار ذات پاک ہستی بگویم باربار
من ز کار بد پشیمانم بسے۔ بنگری حالم پریشانم بسی

معنی: آپ دونوں جہان کے شہنشاہ ہیں۔ آپ اللہ کے مظاہر میں خصوصی حیثیت کے مالک ہیں۔ آپ احد سے احمد کی صورت مین آشکار ہوئے ہیں۔ میں بار بار اقرار کرتاہوں کہ آپکی ذات پاک ہے۔ میں اپنی معصیت پر بہت پشیمان ہوں۔ اور آپ میرا پریشان حال دیکھ رہے ہیں۔

۶۴۔ جز حمایت تو مرا کس یار نیست
همچو من اندر جهان بدکار نیست
کرده ام از جرمها روئے سیاه۔ تو بیامرزی کن عفو گناه
جملہ عالم تا مرا بدکرده است

معنی: آپکے سوا میرا کوئی مددگار نہیں، اور مجھ جیسا دنیا میں کوئی خطاکار نہیں ہے۔ میں اپنے گناہوں کے وجہ سے روسیاہ ہوچکا ہوں، ساری دنیا مجھے برا کہہ رہی ہے آپ اپنے عفو و کرم سے مجھے بخشدیجئے۔

از غزل بحر طویل

۲۳۰ وقت آخر با شفیع المذنبین در پیش حق
سرخرو از عمل خود چوں گل گلاب انار باش

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

معنی: تو اپنے اس عمل کیوجہ سے زندگی کے آخری لمحات میں جب حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کے حضور میں پیش ہوگا تو سرخرو ہو گا۔

۲۵۱ حمد للہ درجہ عاشق عطا کردہ رسول
گفت جز محبت دگر برباد زان بیزار باش

معنی: اللہ کا شکر ہے کہ مجھے بارگاہ رسول مقبول سے عاشقی کا منصب عطا ہوا ہے، اور مجھ سے فرمایا گیا ہے کہ محبت کے سوا ہرچیز ہیچ سمجھو۔

عشق حبیب

(چند اشعار از مثنوی رازنامہ)

۱- مصطفیٰ راہ ہدایت آمدہ - مرتضیٰ گنج عنایت آمدہ

معنی: مصطفیٰ راہ ہدایت ہیں- مرتضیٰ مہربانیوں کا خزانہ ہیں

۲- مصطفیٰ شد پیشوائے انبیا - مرتضیٰ سلطان شد ہر اولیا

معنی: مصطفیٰ انبیا کا امام ہیں- مرتضیٰ اولیا کا سلطان ہیں۔

۳- مصطفیٰ ومرتضیٰ رایک بیبں- احد احمد یک بود بیشک ببیں

معنی: مصطفیٰ اور مرتضیٰ کو ایک جان- احد اور احمد کو ایک جان۔

۴- عاشقم بر اسم محمد مصطفیٰ- بر دلم جاگیر نام مرتضیٰ

میں تو محمد مصطفیٰ کے نام کا عاشق ہوں- میری دل پر مرتضیٰ کا نام نقش ہے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۵۔ لطف بر ما کرد سید المرسلین۔ کرد مارا از گروہ عاشقین

معنی: سید المرسلین نے ہم پر مہربانی کی۔ کہ ہمکو عاشقوں کے گروہ میں شامل کرلیا۔

٦۔ از محمد ایں مرا ارشاد شد ۔ جز محبت ہر دگر برباد شد

معنی: محمد مصطفی نے مجھے یہ سبق دیا ھے کہ محبت کے سوا سب کچھ ھیچ ھے۔

٧۔ از سر وحدت مارا آگاہ کرد۔ من گدا بودم ولے شاہ کرد

معنی: آپنے مجھے توحید کے راز سے آگاہ کیا ھے، اس طرح مجھے فقیر کو بادشاہ بنادیا۔

٨۔ برمن مسکین توجہ کردہ اند۔ غیرحق خود را مداں فرمود اند

معنی: مجھ غریب پر توجہ کیٔ ھے۔ اور فرمایا ھے کہ تم اپنے کو غیر حق نہ سمجھو، یعنی تم حق ہو۔

آپ مثنوی راز نامہ متعلق فرماتے ھیں:

١۔ صاحب احوال بینند ایں کتاب. تا کہ از توحید مے نوشد شراب

معنی: صاحب حال ھی اس کتاب کو دیکھ سکتا ھے تو، توحید کی شراب سے سرشار ھوجائے۔

٢۔ نیست آگہ زیں کتاب عام را۔ پختہ دانند نے خبر خام را

معنی: عام آدمی اس کتاب سے آگاھی حاصل نہیں کرسکتا دانا اسکو جان سکتے ھیں، نادان کو کیا خبر۔

٣۔ قسم ذات پاک اورا اے پسر۔ نامہ ایں صاحب حال خواند نے دگر

معنی: میرے بیٹے اللہ کی قسم۔ صاحب حال کے سوا یہ نامہ کوئی نہیں پڑھ سکتا۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۴ـ ایں کتاب کرده ام از عشق پر- اندرونش هست پیدا صد گوهر

معنی: میں نے اس کتاب کو عشق سے بھردیا ھے- اس میں سیکڑوں موتی درخشنده هیں۔

یہ ھی رند عاشق بار بار فرما تا ھے کہ میرا کلام خاص کیلئے ھے، خام آدمی کو میرے کلام کی کیا خبر؟

چند اشعار از دیوان آشکار

۱ـ ای بجز دروازه احمد راه نیست- گر نمی‌دانی دلت آگاه نیست

معنی: محمد مصطفی کے دروازے کے سوا کوئی راستہ نہیں ھے- اگو تم یہ نہیں جانتا تو تیری دل آگاه نہیں ھے۔

۲ـ آنکہ در احد احمد دانست فرق- درجہ اورا فنا فی اللہ نیست

معنی: جو اللہ اور محمد صلعم میں فرق کرتا ھے- وہ فنا فی اللہ کے درجہ پر نہیں پہنچا۔

عشق حبیب

قاضی علی اکبر بتخلص غلام اکبر

کافی

ترجیع بند: مجھے تو جام اے ساقی- پلادو یا رسول اللہ
دئی کا بیچ سے پرده- اڑادو یا رسول اللہ

۱ـ کرو تم صاف دل میری- دئی غیر و سیاھی سے
اسی میں نور تو اپنا- بسادو یا رسول اللہ

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

۲۔ مجھے مخمور کرو ایسا۔ رھے نا یاد جسم اپنا
سراسر مست محبت میں۔ بنادو یا رسول اللہ

۳۔ رگ رگ سے ھوئے جاری۔ مجھے آواز ھو۔ ھو۔ ھو
تن میں تار تو اپنی۔ لگادو یا رسول اللہ

۴۔ "غلام اکبر" پر ایسی۔ کرو شفقت شہنشاھا
رخ۔ منور مجھے اپنا۔ دکھادو یا رسول اللہ

سچل سرمست عاشق بقا باللہ

طریقت کی چہار حسب ذیل منزلیں ھیں:
(۱) فنا فی الشیخ (۲) فنا فی الرسول (۳) فنا في اللہ
(۴) بقا باللہ۔

یعنی: ۱) مرشد میں گم ھوجانا ۲) رسول میں گم ھوجانا ۳) اللہ میں گم ھوجانا ۴) خود اللہ بنجانا۔

یہ رند بیباک اور عاشق صادق بقا باللہ کی اعلیٰ ترین منزل پر فائز تھے۔ آپ نے فرمایا ھے:

نوري ناري ناهيان۔ آهيان رب جبار

معنی: میں نہ نوری ھوں اور نہ ناری ھوں۔ یعنی میں نہ نور سے پیدا ھوا ھوں اور نہ آگ سے پیدا ھوا ھوں بلکہ مین خود خدا ھوں۔ دیگر شعرا زیادہ سے زیادہ فنا فی اللہ کی منزل تک رسائی رکھتے ھیں۔ بقا باللہ کی منزل سب کو نصیب نہیں ھوسکتی۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء"

معنی: یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہے عطا فرمائے۔

عاشق سرمد کا قول ہے:

"این دولت سرمد ہمہ کس را ندھند"

یعنی: اے سرمد یہ ولایت سبکو نہیں بخشی جاتی، یہ اللہ پاک کے جذبۂ جلال میں سے ایک پاک اور خاص نعمت ہے جو صرف ان صاحب۔ حال عشاق کو نصیب ہوتی ہے جو مرد مجاھد جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ اسرار پر سے نقاب ہٹاتے ہیں۔ نقاب ہٹانا اور پردہ اتارنا عام آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ اس اقلیم سخن کے تاجدار شاعر کا سندھی زبان میں ایک شعر ہے۔

ناهين میسر ملکن۔ ایھا امانت عشق جي

یعنی عشق کی امانت جو سچل کو ودیعت ہوئی ہے وہ فرشتوں کو بھی نصیب نہیں ہوسکتی۔ اس لحاظ سے شاعری میں ایک خاص اور اعلیٰ ترین مقام کے علاوہ یہ رند بیباک درجہ ولایت میں بھی اعلیٰ ترین منزل پر فائز ہے۔

سندہ کے وہ ادیب جنہیں فقیرانہ مسلک کی کچھ خبر نہیں ہے وہ اس رند ازلی کے مرتبہ کو کیا پہچانینگے انکی آنکھیں تو ظاہر بین ہیں وہ حقیقت کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے اسلئے اس بقا با اللہ عاشق کی طرف توجہ نہیں ہے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

سچل سرمست شہنشاہ عشق

سچل سرمست فرماتے ہیں:

مارا نصیب است عشق و مستی۔ اے زاھد باتو باد ھستی

معنی: اے زاھد مجھے تو عشق و مستی عطا ہوئی ہے۔ اور تجھے غرور زھد۔

سرمست سراپا عشق تھا۔ خداوند ودود نے انکو محی العشق بناکے اس دنیا میں بھیجا تھا۔ جس نے آکر عشق کو زندہ کیا۔ آپنے جتنی عشق اور درد کی تعریف و توصیف کی ھے کسی اور شاعر کو اسکی توفیق ھی نہیں ہوسکتی۔ آپکی تصنیفات میں سے "مثنوی عشق نامہ" اور "مثنوی درد نامہ" عشق اور درد کی حمد و ثنا کیلئے مخصوص ھیں۔ اسکے علاوہ "مثنوی وصلت نامہ" اور "مثنوی وحدت نامہ" میں جو عشق کا ذکر کیا گیا ھے، ان میں سے چند اشعار حسب ذیل پیش کئے جاتے ھیں:

از مثنوی وصلت نامہ

۱۔ عشق مارا اندرین رہ در کشود
حاصل ما خود درین رہ عشق بود

معنی: اس معاملہ میں عشق نے ھمارے اوپر اپنے دروازے کھول دیئے ھیں۔ دراصل ھمارا مقصود بھی عشق تھا۔

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

۲۔ عشق سر حق بما پیدا نمود۔ کار ما از عشق حق زیبا نمود

معنی: عشق نے ہم پر اسرار الاہی منکشف کردیئے۔ اور اور عشق الاہی سے میرا کام بہتر ہو گیا۔

۳۔ عشق آمد در دل ما بار زد۔ آتش اندر خرقہ و زنار زد

معنی: جب عشق نے آکر ہماری دل میں ڈیرا ڈال دیا تو خرقہ و زنار کو آگ لگادی۔

۴۔ عشق آمد سالکان حیران شدند۔

در سلوک خویش سرگردان شدند

معنی: جب عشق آیا تو سالک حیرت میں پڑ گئے اور اپنے ہی سلوک میں حیران و سرگردان رہگئے۔

۵۔ عشق آمد "کنت کنزاً" شد عیان۔

میکند عشق ایں سخنہا را بیان

معنی: جب عشق آیا تو "کنت کنزا مخفیا" کا راز بے نقاب ہو گیا۔ عشق نے تمام اسرار منکشف کردیئے۔

۶۔ عشق آمد "لی مع اللہ" اے پسر۔ من ترا از سر حق دادم خبر

معنی: میرے بیٹے! "عشق لی مع اللہ" ہے۔ اور یہ خدائی راز ہے جو میں نے تجھے بتایا ہے۔

"لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مکرم"
یہ حدیث شریف ہے جسکی معنی ہے کہ میرے لئے اللہ تعالی کیساتھ ایک وقت ایسا معین ہے، جس مین نہ تو کسی ملک مقرب کی گنجائش ہے، اور نہ کسی برگزیدہ پیغمبر کی۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۷- عشق "سبحانی" زده هردم عیان۔ لیک ایں را دیدہء باید نہاں

معنی: عشق ہر وقت "سبحانی ما اعظم شانی" کا نعرہ لگاتا ہے۔ لیکن اس بات کو سمجھنے کیلئے دل کی بصیرت چاہئے۔

۸- عشق آمد عارفاں محو آمدند۔ در رہ عشاقاں محو آمدند

معنی: عشق کے آتے ہی اہل معرفت استغراق کہ عالم میں پہنچ جاتے ہیں۔ پھر راہ عشق سے ہوشیار ہوجاتے ہیں۔

۹- عشق آمد "فاذکرونی" خود شدند۔
در تفکر ہر زمان از خود شدند

معنی: جسکی دل میں عشق پیدا ہوا وہ خود ہی "فاذکرونی ازکرکم" بن گیا اور فکر میں اس قدر محو ہوا کہ اپنی ہستی ہی کو بھلادیا۔

۱۰- عشق چوں رمز اناالحق نمود۔ ایں زیانہا جملہ عین سود بود

معنی: عشق نے جب انا الحق کا راز فاش کیا تو یہ تمام نقصانات نفع میں بدل گئے۔

۱۱- عشق چوں مشاط عشاق شد۔ صد ہزاراں دل ازو مشتاق شد

معنی: عشق نے جب عشاق کو زیب و زینت عطا کی تو اس سے لاکھوں دلوں کے اندر اشتیاق پیدا ہوگیا۔

سبحانی ما اعظم شانی۔ یہ بایزید بسطامی کا نعرہ ہے معنی میری ذات کتنی پاک ہے اور میری شان کتنی بلند ہے۔

فاذکرونی اذکرکم۔ یہ قرآن پاک کی آیت ہے معنی تم مجھے یاد کرو تو میں تمہیں یاد کروں۔

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

۱۲ـ چند گویم هرچہ بینی درجهان۔ سربسر اے جان! توآنرا عشق دان

معنی: میرے دوست! تجھے میں کہاں تک بتاؤں۔ دنیا میں جو کچھ نظر آتا ہے اسے عشق ہی سمجھ۔ سبحان الله اعلیٰ مراتب شاعر و عاشق۔

عشق اور عقل (از وصلت نامہ)

نوٹ:ـ یہ مثنوی وصلت نامہ پڑھنے کے قابل ہے۔

۱ـ عقل باشد غافلاں را رهنما ۔ عشق باشد عاشقاں را پیشوا

معنی: عقل غافلوں کی رهنمائی کرتی ہے۔ اور عشق عشاق کا امام ہے۔

۲ـ عقل آنجا پرده دار ره شده۔ عشق آنجا راز دار شہہ شده

معنی: عقل سالک اور منزل کے درمیان پرده ہے۔ اور عشق شہنشاہ حقیقی کا راز دار ہے۔

۳ـ عقل اندر ناتمامی باز ماند ۔ عشق اندر کاروانے پیش راند

معنی: عقل ناقص ہونیکے بنا پر منزل تک نہیں پہنچ سکی۔ اور عشق اپنا قافلہ آگے لیجا رہا ہے۔

۴ـ عقل از تکلیف حق کامل شده است

عشق از تشریف حق قابل شده است

معنی: عقل پر الله تعالیٰ کی طرف سے جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں انکے وجہ سے اسے کمال حاصل ہوا ہے اور عشق کو الله تعالیٰ نے خود ہی شروع سے عزت و عظمت بخشی ہے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۵ـ جوهر عشق است بهر لامکاں۔ جوهر عقل است فعل ایں جهاں

معنیٰ: عشق کا جوهر لامکان کیلئے هے۔ اور عقل کا جوهر اس دنیا کیلئے هے۔

اس واسطے عشق نامہ پڑهنا ضروری هے۔

چند ابیات در تعریف عشق

(از مثنوی وحدت نامہ)

۴۹ـ عشق تا سر چون بر آرد۔ اشک از دیده ببارد
زو بناموس نیارد۔ هیچ جائے نگذارد
دانہ سبحہ نہ شمارد۔ در رہ حق بسپارد

معنیٰ: جب عشق ظاهر هوتاهے تو آنکهون سے آنسو بہا دیتا هے۔ نہ عزت کا خیال کرتا هے اور نہ هی کوئی گنجائش چهوڑتا هے۔ عشق تسبیح پهیرنا نهیں سکهاتا۔ بلکہ حق کی راہ میں جان قربان کرنے کیلئے تعلیم دیتا هے۔

۵۰ـ عشق دارد دو نشانی۔ میکند ایں تن فانی
پس بقا باقی مانی۔ ایں اشارت من رانی
از حدیثات بخوانی۔ از پیغمبر سر دانی

معنیٰ: عشق کی دو نشانیاں هیں، پهلی یہ کہ جسم کو فنا کردیتا هے اور دوسری یہ کہ پهر ابدی زندگی بخش دیتاهے۔ یہ من رانی کا اشارہ هے اور تو حدیث نبوی سے بهی اسکی تصدیق کرسکتاهے۔ دراصل یہ ایک پیغمبری

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

راز ہے۔ حدیث شریف میں ہے "من رانی فقد را اللہ"
معنی: جسنے رسول خدا کو دیکھا، اسنے گویا اللہ کو دیکھا۔

۵۲- عشق دو کار بداند۔ اول از خود برهاند
سر بشمشیر براند۔ جز خدا هیچ نماند
بس بہ محبوب رساند۔ غیر خیالات براند

معنی: عشق دو کام کرتا ہے۔ پہلا یہ کہ اپنے آپ سے رہائی دلاتا ہے دوسرا یہ کہ تلوار سے سر کاٹ دیتاہے حتی کہ اللہ کی ذات کے سوائے اور کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ اس کے بعد محبوب سے ملا دیتا ہے اوردیگر تمام خیالات کو دل سے نکال دیتا ہے۔

۵۳- عشق اعلی است امانت۔ اندراں مستی و حالت
بود این راہ ہدایت۔ بکشد سر بملامت
ہست آن وہب وعنایت۔ اندر آن نیست ضلالت۔

معنی: عشق ایک بہت ہی بڑی امانت ہے۔ اس میں مستی و حال ہے اور یہی راہ ہدایت ہے۔ یہ خدا کی دین اور اسکا کرم ہے نہ کہ گمراہی۔

۵۴- عشق دریائی ہائل۔ کہ نمیدارد ساحل
غرق سازد ہمہ محل۔ زو گذشتن بس مشکل
دارد او سخت منازل۔ کند او قتل و مقتل

معنی: عشق ایک ایسا خطرناک اور ناپیدا کنار دریا ہے جو سب کو غرق کر دیتا ہے۔ اسے عبور کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ اسکی منزلیں بڑی دشوار ہیں۔ جہاں قدم

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

قدم پر قتل گاہ ہے اور قتل ہوتے رہتے ہیں۔

۵۵- ھمچو منصور بدانی- تا بیاگر تودانی- شمس زو ھست نشانی
گم کند این انسانی- گشت زو سرمد فانی- سھل این راہ ندانی

معنی: اگر تجھ میں منصور جیسا حوصلہ ہے۔ تو بے دھڑک عشق کرکے میدان میں کود جا۔ شمس تبریز اسی عشق کا زخم خوردہ ہے۔ کیونکہ عشق انسانیت کو ختم کر دیتاہے۔ سرمد کو بھی اس نے ختم کیا تھا۔ اس لیئے اسے آسان نہ سمجھنا۔

۵۶- عشق دردل چو درآید- در فرحت بکشاید- صد سرود سراید
درد وھم ھجر فزاید- زو غم و سوز بزاید- جان وسر جسم بسایدد

معنی: عشق جب دل میں داخل ہوتا ہے تو خوشی اور مسرت کے دروازے کھول دیتاہے۔ سیکڑوں راگ الاپتا ہے۔ فراق کے وجہ سے درد بڑھتا ہے اور اس سے سوز و غم پیدا ہوتا ہے اور روح و جسم گھٹنے لگتا ہے۔

نوٹ: وحدت نامہ پڑھنے کے قابل ہے۔

از غزل بحر طویل

۲۳۵- درجہ عاشق زیادہ از ھمہ درجہ بداں
محو ذات اللہ شود در عاشقاں بشمار باش

معنی: تمام درجوں سے عاشق کا درجہ بہت بلند ہے۔ تو اللہ کی ذات میں محو ہو کر عشاق کی صف میں شامل ہوجا۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۲۳۴- یک رتی محبت نکو از الفت من دوجہاں
در محبت محو شو- نی کبر من آثار باش

معنی: اللہ کے محبت کی ایک رتی دونوں جہان کی الفت کے ایک من پر بھاری ھے۔ لہذا تو اللہ کی محبت اختیار کر اور اسی میں محو ہوجا۔

۲۴۴- رتبہ ایں فیض و عشق در لک ہزاراں یک دو را
ھمچہ آنکس نیست ثابت قدم عشق آثار باش

معنی: عشق کا فیض لاکھوں ہزاروں میں صرف ایک یا دو کو حاصل ہوتا ھے۔

نوٹ: یہ رند عاشق لاکھوں میں ایک تھے۔

کافی

ترجیع بند: عشق ھے امام میرا۔ دیگر امام کیا ھے
میخانہ میں ھوا ھوں۔ جرعہ یا جام کیا ھے

۱- میں یار- یار میرا۔ اس میں نہیں تفاوت
انت معک انا معی۔ دیگر کلام کیا ھے

۲- وبی یسمع وبی یبصر۔ جانو یقین دل سے
ھم خانہ یار ہوجا۔ پٹنا پیغام کیا ھے

۳- جس جا ملا تکان نے۔ مجھکو سلام کیا
کہہ قافیا ھمن سوں۔ اس جا سلام کیا ھے

۴- تحقیق الحقیقت۔ معلوم ھے اللہ کو
صاحب "سچل" ہوا ھے۔ دیگر غلام کیاھے۔

انت معک انا معی= وہ میرے ساتھ ھے اور میں انکے ساتھ ہوں۔ وبي یسمع وبی یبصر= سننے والا وہ ھے اور دیکھنے والا وہ ھے۔ پٹنا= بھیجنا، ھمن سوں= مجھے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

در ثنا حضرت عشق

(چند اشعار از دیوان آشکار)

۱- هر کجا تعریف حسن یار نیست۔ مجلس آں شد همہ مردارها

معنی: جس محفل میں حسن یار کی تعریف نہ هو وہ محفل بیکار هے۔

۲- جز عشق نبود کار ما از دست شد اختیار ما
از کفر و دین بیزار ما پرسی چہ از ما قاضیا

معنی: اے قاضی مجھ سے کیا پوچھا هے مجھے عشق کے سوائے کوئی کام نہیں۔ میں دین اور کفر دونوں سے بیزار هوں۔

۳- شیخی و پیری بزرگی نیست در کارم مگر
راه رندی عاشقی بگرفتہ ام از ابتدا

معنی: میں نے تو شروع هی سے عاشقی کا راستہ اختیار کیا هے۔ مجھے شیخی، پیری اور بزرگی سے کیا کام هے۔

۴- عشق شاه است و عقل چوں رعیت۔ تاز گیرد از او بزور خراج

معنی: عشق بادشاہ هے اور عقل رعیت هے۔ اس لیئے عشق عقل سے بزور ٹیکس وصول کرتا هے۔

۵- عاشقاں باشند در سوز و گداز۔ زاهداں هستند در روزو نماز

معنی: عاشق تو محبوب کی یاد میں سرگرداں هیں۔ اور زاهد روزہ و نماز میں مشغول هیں۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۶- ما سبق خوانديم از ديوان عشق۔
هست در هر دو جهان سلطان عشق

معنی: میں نے تو عشق کے دیوان سے سبق پڑھا ہے۔
عشق ہی دونوں جہان کا بادشاہ ہے۔

۷- در مدرسہ عشق۔ سبق عشق بخوانديم
جز عشق نباشد رخ در هيچ کتابيم

معنی: میں عشق کے مدرسہ میں عشق کا سبق پڑھا ہے۔
عشق کے سوا کسی کتاب کی طرف میرا رخ بھی
نہیں ہے۔

۸- از تقوی و از ورع هم از زهد چه دانيم
شب و روز مرا کار کہ باچنگ ربابيم

معنی: میں زهد، تقوی اور عبادت نہیں جانتا۔ میں تو
دن رات گانے بجانے میں مشغول ہوں۔

۹- من مست شرابيم شرابيم شرابيم۔ سلطان جهانيم بنظر خلق خرابيم

معنی: میں مست شرابی ہوں اور دنیا کی نظر میں برا
ہوں لیکن میں جہان کا سلطان ہوں۔

۱۰- عشق را دانی کہ باشد نور پاک
هر کسی را عشق باشد پس چہ باک

معنی: عشق نور پاک ہے۔ عاشق کو پھر کس بات
کا ڈر ہے۔

۱۱- گر يک قدم عاشق رود محبوب آيد صد قدم
اين حرف را از بزرگان باگوش دل شنيده ام

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

معنی: میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ اگر عاشق ایک قدم محبوب کی طرف آگے بھرتا ہے تو محبوب ایک سو قدم عاشق کے طرف نزدیک آتا ہے۔

۱۲- گذشتہ عمر ما هفتاد و یکم۔ ولی از غمزه عشقش نوجوانم

معنی: میری عمر ۷۱ سال کی ہو گئی ہے۔ لیکن عشق کے وجہ سے میں نوجوان ہوں۔

۱۳- قربان شوی بر آن "آشکارا"۔ آنکس کہ عشق او امامت است

معنی: جس نے عشق کو اپنا امام بنایا ہے۔ اے آشکار تم اس پر قربان ہوجا۔

در ثنا حضرت عشق

چند اشعار از مثنوی رازناه

۱- عشق ذات حق بدانی ای پسر۔ کئی بغیر درد یابی این خبر

معنی: میرے بیٹے عشق کو ذات حق جان۔ لیکن درد کے بغیر یہ خبر تجھے معلوم نہیں ہوسکتی۔

۲- عشق در گیری فراموش کن سبق۔ تابفرمانت شوند آن نہ طبق

معنی: عشق حاصل کر اور سب باتوں کو بھول جا۔ تاکہ نو طبق تیرے تابع فرمان ہوجائیں۔

۳- عشق گیری ز شیخی کن گذر۔ رند باشی مست باشی بی حذر

معنی: شیخی چھوڑدو اور عشق حاصل کرو۔ بلا جھجھک رند اور مست ہو جا۔

۴- عشق سلطان است در هر دو جهان
می برد او از مکان تا لامکان

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

معنی: عشق دونوں جہان کا بادشاہ ہے۔ وہ تجھے زمین سے لا مکان تک لے جائیگا۔

۵۔ نیست کار عشق تا ہر بوالہوس
قدر این را عارفاں دانند و بس

معنی: عشق بچوں اور کود کوں کا کام نہیں ہے۔ عارفان حق ہی اس کی قدر جان سکتا ہے۔

۶۔ عشق پیراں را جوانی میدهد۔ ناتوان را توانی میدهد

معنی: عشق بوڑھوں کو جوان بنا دیتا ہے۔ ناتوان کو توانائی بخشتا ہے۔

۷۔ او تعالیٰ عشق مارا تحفہ داد۔ در وجودم علم عشاقی نہاد

معنی: اللہ تعالیٰ نے عشق مجھے تحفہ طور عطا کیا ہے۔ اور عشاقی کا علم میرے وجود میں رکھ دیا ہے۔

سرمست روز الست کی جو بھی تصنیفات ہے اس میں عشق کی بے انتہا تعریف ہے۔ اتنے تعریف لکھنے کی کسی اور شاعر کو اہلیت ہی نہیں ہو سکتی۔

در ثنا حضرت عشق
(سردار بہادر محمد بخش بتخلص کوجھي)
کافی

ترجیح بند: عشقا قسم خدا کی۔ توھي امام میرا
دونوں جہان میں توھی۔ مطلب تمام میرا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۱- تیرے لئے اے عشقا- در در میں پھر رھاھوں
دم دم درازی در پہ- سجدا سلام میرا

۲- اقرار میں الستی- ھرگز کبھی نہ بھولا
واللہ وفا کروں گا- ازلی انجام میرا

۳- مدت سے بیوطن ھوں- در در بھٹک رھاھوں
اب بساز لا مکانم- کردے مقام میرا

۴- کر دے جسم فنائی- ھو ذات میں ھکائی
وحدت میں ھو ٹھکانا- شاھا مدام میرا

۵- اصلی تو تھا خدا میں- انسان بنکے بھولا
واپس مجھے دلا دو- عشقا حکام میرا

۶- لاکھون نے فیض پایا- چھوڑو نہ ایک بچارہ
مدت سے کھہ رھا ھوں- سن لے کلام میرا

۷- کوجھی تمھیں مبارک مطلب تمام ھو گیا
بس ھے کہ یار بولا- کوجھی غلام میرا.

در ثنا حضرت عشق

(قاضي علي اڪبر بتخلص غلام اڪبر)

ڪافي

ٿلھ: آيو عشق حضرت- سرتيون سرتي ڪاهي
ڪنيون مان خوشيءَ سان- سو چشمن تي چائي

۱- عشق جي اچڻ سان- دکيو درد دونهون
وئي باهہ وچڙي- چوان ڇا پڌائي

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۲- عشق جي آتش ۾، تکو تاءُ تجلو
جگر جان جيرو، چڏيو جنهن جلائي

۳- وٺي نند نيٽن جي، آيو روج راڙو
عقل هوش تنهن دم، ويو موڪلائي

۴- منهنجو دين ايمان، آهي عشق حضرت
موئي امام منهنجو، سوئي الله آهي

۵- "غلام اکبر" احقر، کري عجز آزي
مون سان عشق هر دم، ناتو شل نڀائي.

سچل سرمست مصنف اعظم

سچل سرمست کی تصنیفات سندھی اور فارسی میں حسب ذیل ہیں:

سندھی

۱- وحدت نامہ ۲- مرغ نامہ ۳- قتل نامہ ۴- جھولنہ ۵- گھڑوبی. اس کے علاوہ سندھی کلام سندھی ادبی بورڈ کی طرف سے عثمان علی انصاری نے شایع کیا ھے اور سرائکی و اردو مولوی محمد صادق صاحب نے شایع کیا ھے. وہ ادبی بورڈ آفیس حیدرآباد سے مل سکتی ھیں.

فارسی

۱- دیوان آشکار- یہ کتاب پھلی بار سر میر علی مراد خان ٹالپور والے ریاست خیرپور نے شایع کی تھی اور دوسری مرتبہ دیوان ولبداس ڈپٹی کلیکٹر صاحب شکارپور نے شایع کی تھی

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

اور تیسری مرتبہ ایم۔ڈی لالا صاحب نے سچل سرمست اکیڈمی لاهور کی طرف سے شایع کیہ هے. ۲- مثنوی عشق نامہ ۳- مثنوي درد نامہ ۴- مثنوی گداز نامہ ۵- مثنوی تار نامہ ۶- مثنوی وحدت نامہ ۷- مثنوی رهبر نامہ ۸- مثنوی وصلت نامہ ۹- غزل بحر طویل ۱۰- مثنوی راز نامہ.

اس تصنیفات سے نمبر دو سے نو تک راقم الحروف نے شایع کرائی هیں اور نمبر دس زیر طبع هے. اس قادر الکلام شاعر دیوان آشکار کے علاوہ دیوان خدائی بهی فارسی زبان میں اور فارسی نثر میں طالبون کے لیئے تلقین بهی لکهی گئی هے. انشاالله اگر مَیں زندہ هوں تو یہ سب تصنیفات عنقریب شایع هونگی. فارسي زبان میں اتني تصنفات خود فارسی شعراء کی بهی نهیں هو سکتي دنیا بهر میں ایسا کوئی شاعر نهیں هے جس کي اتنی تصنیفات موجود هوں.

قدر زر زرگر بداند- قدر جوهر جوهري.

سچل سرمست معلم اعظم

سرتاج الشعرا حضرت سچل سرمست کا کلام جو الهامي حیثیت رکهتا هے وہ طالبان مولیٰ کے لئے مشعل راہ کا کام دیتا هے جس میں عرفان الاهي تمام رموز آشکار هوئے هیں. یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت هے کہ انسان کی تخلیق کا مقصد معرفت الاهي سے روشناس هونا هے اور اس سرمست نے بهی اپنے تمام کلام کے اندر یهی بات بتائی هے.

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

جس طرح ایک قابل مگر مشفق استاد اپنے شاگردوں کو سمجھانے کے لیئے اور ان میں تعلیم کا شوق اور رغبت پیدا کرنے کیلئے انوکھے، جاذب، مؤثر سھل اور دلکش مثالیں پیش کرتا ھے اور ان کے دل میں اپنی محبت بیدا کرنے کیلئے ان کو بھائی، بیٹا، دوست، شاگرد، جوان، محترم غرضیکہ چیدہ چیدہ الفاظ سے مخاطب ھوتا ھے اس طرح اس معلم اعظم مشفق اور مہربان استاد نے بھی طالبان حق کے سمجھانے کیلئے کمال کردیاھے۔ بہی تمام حقیقت مثنوی تارنامہ، مثنوي گداز نامہ، وحدت نامہ اور وصلت نامہ کے اندر واضح طور عیان ھے دنیا میں ایسا کوئی شاعر نہیں ھے جو اس قسم کی تعلیم دے سکتا۔ چند ابیات مثنوي گداز نامہ، مثنوي وحدت نامہ اور مثنوي وصلت نامہ سے پیش کئے جاتے ہیں۔

مثنوي گداز نامہ

موضوع نمبر ۱- (برف)

۱- برف آرد روئی بسوئی آفتاب
می گدازد محو گردد گشت آب

۲- چون هستی خود بیاید برف گشت
چون گدازد برف از هستی برفت

۳- بعد از آن آب شد برف رفت
گاهی جاري آب گاهی برف گشت

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۴- آب بستہ همچناں چوں بندہ است
آب جاری خواجہ فرخنـدہ است

۵- جسم و جاں در راہ مولیٰ کن گداز
تا شوی در هر دو عالم سرفراز

موضوع نمبر ۲- (فانوس)

۱- همچو فانوس هست جسمت ای پسر
شد چراغ نـــور جانت سر بسر

۲- اندرونش شد چراغ آں نهاں
پارہ کن فانوس را تو ای جواں

۳- تا شود پیدا چراغ افروز جاں
دور کن تن و جسم را زاں میاں

موضوع نمبر ۳- (بیضہ)

۱- تاکہ بچہ مرغ در بیضہ بود
آں کجا سوئے هوا بالا پرد

۲- بعد مدت چونکہ بیضہ شکند
مرغ در پرواز آید پر زند

۴- پس بود آں مرغ صاحب اختیار
تا کند پرواز هر سو هر دیار

۴- اے پسر ایں جسم چوں بیضہ شکن
تا کنی پرواز سوئی ذو المنن

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

موضوع نمبر ۴- (چاه کندیدن)

۱- با ارادت چـــاه کندیدن بود
آب نادیده کہ در دیدن بود

۲- کن بود بیرون کشیدن اے پسر
بعد ساعتي آب آیـد در نظر

۳- ایں بود برغیب آوردن یقین
تا کشیدن آب بیرون از زمیں

۴- ایں حجاب گل بکش بیني خدا
آں خدا پنہاں شـــد اندر روا

اردو معني

موضوع نمبر ۱- (برف

۱- اگر برف سورج کے سامنے رکھینگے تو برف پگھل جائیگی اور پانی ھوجائیگی.

۲- جب ان کی ھستی قائم ھے تو وہ برف ھے جب ان کی ھستی مٹگئی تو وہ پانی کی شکل میں تبدیل ھو گئی.

۳- پھر وہ پاني بن گیا اور برف پگھل گئی- کبھی پانی ھوتاھے کبھی برف ھوتی ھے.

۴- برف انسان کی مثل ھے اور پانی خالق حقیقی کے مثل ھے- تم اپنا جسم و جان الله کے راہ میں فنا کرو کہ تم دونوں جہان میں سر فراز ھوجاؤ.

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

موضوع نمبر ۲- (فانوس)

۱- میرے بیٹے! تمہارا جسم فانوس کی طرح ہے اور تمہاری جان شمع کے نور کی طرح ہے۔

۲- تمہارے جسم میں وہ نور پوشیدہ ہے اس لیئے تم اپنے جسم کو فنا کردو۔

۳- تب وہ روشن بتی ظاہر ہوجائیگی اس لیئے تم اپنے جسم کو مٹادو۔

موضوع نمبر ۳- انڈے

۱- جب تک پنچھي کا بچہ انڈے کے اندر بند ہے تو وہ کس طرح ہوا میں اڑ جائیگا۔

۲- جب وہ انڈا توڑ کر باہر آتا ہے تب وہ پر سے اڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

۳- اسکے بعد وہ پنچھي جہاں چاہے اڑ جاتا ہے۔

۴- میرے بیٹے! تم اپنے جسم کو انڈے کي طرح توڑ دو پھر تم اللہ کی طرف اڑ سکتے ہو۔ (سبحان اللہ)

موضوع نمبر ۴- (کنوے کا کھودنا)

۱- پاني ملنے کے توقع سے کنواں کھودا جاتا ہے۔

۲- میرے بیٹے! مٹي کو باہر پھینکنے کے بعد اندر سے پانی نظر آتا ہے۔

۳- غیب پر یقین ہے کہ مٹي کھودنے کے بعد اندر سے پاني ضرور نکلیگا۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۴- تم وہ مٹي کا پڑدا ہٹادو کیونکہ اندر اللہ کي ذات پوشیدہ ھے۔ وہ تجھے نظر آجائیگی۔

مثنوی گداز نامہ پڑھنے کے قابل ھے۔

از مثنوی وصلت نامہ

۱- اے ز وحدت کثرت بین۔ قند و مصری و شکر بین
در اصل نیشکر بین۔ ز و ھمیں ھر اثر بین
ھست یکساں نہ دیگر بین اے پسر کن تو نظر بین

معنيٰ: میرے بیٹے! دیکھہ کثرت وحدت سے ھے۔ تجھے جو گڑ مصری اور شکر نظر آتی ھے وہ در اصل گنی ھی سے ھیں۔ اور اسکے مختلف روپ ھیں۔ انھیں ایک ھی سمجھ ایک دوسرے سے مختلف نہ سمجھہ۔ اور آپ اچھی طرح سے غور کر۔

۲- ھست اول یکدانہ۔ زو، ست پیدا صد دانہ۔ شجر و شاخ عیانہ
برگ و میوہ بر دانہ۔ ھست ایں جملہ بہانہ۔ دانہ وحدت فرزانہ

معنيٰ پہلی ایک دانہ تھا۔ اس سے سیکڑوں دانے پیدا ھوئے۔ درخت اور اسکے شاخیں ھوئیں۔ پتے اور میوے ھوئے۔ یہ سب ایک بہانہ ھے۔ اصل میں وھی ایک دانہ ھے۔

۳- اے تو دراصل طلا دان۔ زو زیو راں نما داں
بہ ھریک اسم روان داں۔ اسم داران فنا داں
اصل را ھمچو بقا داں۔ نہ ھمیں داں نہ ھماں داں

معنيٰ: سونا دیکھہ اس زیور بنے۔ ھر زیور کا نام الگ

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

الگ رکھا گیا ہے نام عارضی اور فانی ہے۔ اصل میں سونا ہی مستقل اور باقی رہنے والی چیز ہے۔ لہذا تو ان زیوروں کو صیح سمجھ۔

۳۔ شد ظرف از گل پیدا۔ چون سبو کوزہ ہویدا
گل دران شد ناپیدا۔ چون سیاہ سرخ سفیدا

معنیٰ: مٹی سے برتن بنے۔ گھڑے اور کوزے بنے بظاہر مٹی دیکھنے میں نہیں آتی۔ بلکہ صرف برتن ہی نظر آتے ہیں جو مختلف رنگوں کے ہیں۔

۵۔ پنبہ دان را تو بدانی۔ گشت صد پارچہ زانی
جامہ دستار چنانی۔ پوشی دادہ بجہانی
چہ عیانی چہ نہانی۔ ہمہ سر ست سبحانی

معنیٰ: روئی کا تو تجھ پتا ہے۔ جس سے سیکڑوں کپڑے تیار ہوتے ہیں مثلا کرتہ اور دستار وغیرہ۔ جنہیں لوگ پہنتے ہیں یہ سب قدرت کے راز ہیں۔ ظاہر خواہ پوشیدہ۔

۶۔ چشمہ ماتے بر ز آب استہ کہ اندرونش مہتاب است
عکس دران آفتاب استہ بر مکان اصلی تاب است
چشمہ فانی ہو بر آب استہ این ز اسرار جواب است

معنیٰ: تالاب کو دیکھئے جس میں چاند بھی نظر آتا ہے۔ اور اس پر سورج کا عکس بھی پڑتا ہے۔ حالانکہ چاند اور سورج اپنے اصل مکان پر ہیں۔ تالاب فانی ہے۔ اور یہی اس راز کا حل ہے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۷- پاک ذات اندرون تو- گم گشتی و شوی او
من نیم اوست همیگو- هست آن احد مدان دو
دست از خویشتن شو- راست گفتم بیان نو

معنی: وه ذات پاک تیرے اندر هی هے- تو اپنے آپ کو گم کردے اور "وهی" هوجا- یه میں اپنی طرف طرف سے نهیں بلکه اسی کے کهنے پر کهه رها هوں- اسے دو نه سمجهه وه ایک هی هے تو اپنے آپ سے دست بردار هوجا- یه میں نے نئی لیکن سچی بات کهدی هے۔

۸- چند گویم کلامی- تم سازیم تمامی
فهم بفهم پیامی- خواص خواند نه عوامی
تا ازیں نام و نامی- ایں "خدائی" است غلامی

معنی: اس سے زیاده اور کیا کهوں- میں تو سب کچهه کهه چکا هوں تو میرے پیغام کو سمجهه- میرا یه پیغام خواص کے پڑهنے کے قابل هے- عوام کے نهیں- یه "خدائی" غلام هے۔

اس فخر سنده قادرالکلام شاعر نے اپنے اشعار میں بار بار فرمایا هے که میرا کلام خواص کے پڑهنے کے قابل هے عوام کی اسکے مطالب و معانی تک رسائی هو نهیں سکتی- اور یه حقیقت هے که سرمست کا کلام پڑهنا اور اسے سمجهنا ملاؤں، طالب العلموں، اور بچگانه ذهنیت رکهنے والوں کا کام نهیں هے.یه ایک مرد حق آگاه کا کلام هے جسے صرف رند مشرف اهل دل هی سمجهه سکتے هیں۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

از غزل بحر طویل

۲۰۳- مشق بر سینہ محمد در قلب اسم اللہ
ساز دائم درحضور آن سیدالابرار باش

معنی: اپنے سینے پر اسم محمد کو منقش کر اور قلب میں اسم اللہ کی مشق کر اور ہمیشہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کا تصور کرتا رہ۔

۲۰۶- کن طواف این کعبہ دل را دائم هفت و سہ بار
مشق اسم اللہ محمد در برون نظارا باش

معنی: ہمیشہ کعبہ دل کا سات بار طواف کیا کر دل میں اسم اللہ کی مشق اور سینے کے اوپر اسم محمد منقش کر۔

۱۰۸- سیر کن در باغ جسم این بین خدا در خانہ دل
نی بمثل هوسناکان کوبکو بازار باش

معنی: تیرا جسم ایک باغ ہے اس کی سیر کر اور اپنے خانہ دل میں خدا کو دیکھ لے۔ لیکن بوالھوسوں کی طرح گلیوں اور بازاروں میں نہ جا۔

۲،۲۸- با تصور حق محمد دم ز دم خالی مکن
مستغرق شو چنان بے جسم خود اختیار باش

معنی: ہر سانس حق کے تصور اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ لے اور ایک سانس بھی اس عمل کے بغیر خالی نہ جانے دے اور اس

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

عمل میں اس قدر محو اور مستغرق ھوجا کہ آخر کار تجھے
جسم کی حاجت باقی نہ رھے۔

۲۲۶۔ مشک از آب دریاہ پر کردہ رخ او بند کن
باز در دریا فگن بکشا ھماں انجار باش

معنی: مشک کو پانی سے بھر کر اسکا منہ بند کردے اور پھر اسے دریا میں ڈال کر اس کا منہ کھول دے تو پانی پانی کے ساتھ مل جائیگا اور ہر طرف پانی ھی پانی نظر آئیگا۔

۲۲۷۔ مشک ایں جسمت بود آب است حق اے طالبا
پارہ کن ایں مشک خاکی تا تو ماء اعیار باش

معنی: اے طالب! یہ مشک تیرا جسم ھے اور پانی ذات حق۔ تو اس مشک کو ٹکرے ٹکرے کردے تو صرف پانی رہ جائیگا۔

۲۴۸۔ صدف چوں شکستہ شود زاں بیدا شود در بی‌بہا
بشکن ایں صدف جسم و نفخت دم اظہار باش

معنی: سیپ جب ٹوٹتی ھے تو اس میں سے ایک بے بہا موتی نکلتاھے۔ تو اس جسم کی سیپ کو توڑ کر اس میں سے روح کا موتی نکال۔ سبحان اللہ۔

سچل سرمست فیلسوف اعظم

سچل سرمست کا فلسفہ ھے "خود شناختن" یعنی اپنے آپ کو پہچاننا۔ امام العاشقین حضرت علی مرتضیٰ کا ارشاد اعلیٰ ھے

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

"من عرف نفسه فقد عرف ربه" یعنی جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو پہچانا۔ اس طرح سرمست کا بھی قول ھے۔

آں کس کہ شناخت خویشتن را
دانی کہ یافت ذوالمنن را

معنی: جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے گویا اللہ کو پایا۔ اللہ تبارک و تعالی نے جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو فرمایا "و نفخت فیه من روحه" یعنی میں نے اس آدم میں اپنی روح پھونکدی ھے اور ملائک کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ سچل سرمست نے بھی اس طرح اپنی مثنوی "عشق نامہ" میں فرمایا ھے "خانہ آدم را بخود آباد کرد" معنی آدم کے گھر کو اپنی ذات سے آباد کیا۔ یعنی آپ آکے اس میں بیٹھے سجدہ صرف اللہ کی ذات پاک کے شایان شان ھے لیکن جب اللہ تعالی کی ذات آدم میں سماگئی تو وہ سجدہ در اصل ذات باری کو کیا گیا۔

یہ ھی وہ شرف ھے جو انسان کو عطا کیا گیاھے اسلئے انسان کو چاھیئے کہ اپنی اصلیت کو سمجھ لے وہ کون ھے اور کس کام کیلئے آیا ھے۔ سچل سرمست بار بار کہتا ھے کہ تم آدم نہیں ھو تم خود ذات پاک ھو۔ اس لئے تم خود شناسی کرو۔ آپ نے اپنے دیوان آشکار میں فرمایا ھے:

۱۔ خود شناس و خود شناس و خود شناس
دور کن از خویشتن ایں خاکی لباس

tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

2558

معنی: تم اپنے آپ کو پہچان۔ اپنے آپ کو پہچان۔ اپنے آپ کو پہچان۔ اور اپنا خاکی لباس (جسم) اپنے آپ سے علحدہ کر دو۔

۲۔ بیقدر خود را نمودی۔ خویشتن را آ فہم کن
غیر حق تو نیستی۔ عالي قدر خود را شناس

معنی: تم نے اپنے آپ کو بیقدر بنا دیا ہے۔ اپنے آپ کو پہچان تو اللہ کے سوائے اور کوئی نہیں۔ اے محترم! اپنے آپ کو پہچان۔

۳۔ اگر خود را خدا دانی خدائي
وگر خود را گدا داني گدائي

معنی اگر تم آپ کو خدا جانو تو تم تحقیق خدا ہو اگر آپ کو گدا (بندہ) سمجھتے ہو تو تم بندہ ہي رہ جاؤ گے۔

۴۔ خویش را شناس۔ در گل گوہر است
ماہ پنہاں کئی شود۔ زیر غلاف

معنی: تم اپنے آپ کو پہچان کہ مٹي میں گوہر پوشیدہ ہے چاند پردے کے اندر کیسے چھپ سکتا ہے۔

۵۔ ہر کہ اصل خود را می شناسد۔ شود آگاہ او از معما

معنی: وہ جو اپنے اصلیت کو سمجھتا ہے وہ اس معمہ کو حل کرسکتا ہے۔

آپ نے سندھي کلام میں فرمایا ہے:

پاڻ سڃاڻ هت آيو آهي ٻاروچو۔ ڪم نہ هيس ڪو ٻيو

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

معنیٰ: وہ پاک ذات اس دنیا میں صرف اپنے آپکو پہچاننے کیلئے آیا ھے ورنہ اسکو اور دوسرا کوئی کام نہیں تھا۔

از غزل بحر طویل

۱۷۹- مرگ دائم یاد داری درجہ موتوا قبل گیر
من عرف ایں نفس پس شناخت حق ھوشیار باش

معنیٰ: ھمیشہ موت کو یاد کیا کر اور موتوا قبل ان تموتوا پر عمل پیرا رہ- اور من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے راز کو سمجھ۔

۱۹۷- دم شناسی خویش را من عرف نفس ایں امر شہہ
جز شناسی کور کاذب چوں صراف عیار باش

معنیٰ: تو اپنے سانسوں کی قدر قیمت کو پہچان کیونکہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا راز یہی ھے- اور یہی شہنشاہ کا فرمان ھے- معرفت کے بغیر انسان اندھا ھے تو صرافوں کے طرح اپنے اندر پرکھنے کی صلاحیت پیدا کر۔

۲۱۴- ھر کہ ایں جا دید آں در ھر مکاں بینا بود
ورنہ اعمیٰ می شوی از دیدہ دل انوار باش

معنیٰ: جس نے ذات کا مشاھدہ اس دنیا میں کرلیا وہ آخرت میں بھی اسے دیکھ سکے گا اور جس نے یہاں نہیں دیکھا وہ وہاں بھی نہ دیکھ سکے گا- لہذا تو اپنے دل کی آنکھیں کھول۔

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۲۱۵- در بہ بیں بیروں مبیں آخر بیابی در قلب
در بحر بیچوں گم شو- پس تو بحر بیچون باش

معني: باهر نہ دیکھ اندر دیکھ- آخر کار تجھے اپنے قلب کے اندر هی نظر آ جائیگا- بحر بیچوں میں غرق هوجا تو خود بھی بحر بیچوں هوجائیگا.

(نوٹ: موتوا قبل ان تموتوا- یعنی مرنے سے آگے مرجا)

الیاس حقیقي

سچل سرمست کا دریائے فیض همیشه جاری رها اور اب بھی جارے هے. انکے جود و عطا کے بحر بے پایاں سے کئی سالک و طالب بهره ور هوئے جن میں سے ۱- فقیر نانک یوسف ۲- فقیر محمد یعقوب ۳- فقیر سید دین شاه ۴- فقیر محمدصالح قادری ۵- فقیر محمد صلاح پیو ۶- فقیر سید خیر شاه ۷- فقیر غلام حیدر شاه ۸- فقیر گهرام جتوئی ۹- فقیر عثمان چاکی ۱۰- فقیر هزهائینس سر میر علی مراد خان ٹالپور والی ریاست خیرپور کے اسمائے گرامی قابل ذکر هیں. یہ تمام سالک وطالب صاحب ولایت اور شاعر گذرے هیں. ان مین سے بعض کے مسندیں اب بھی قائم هیں. اسلئے آپکو الیاس حقیقی کہا جاتا هے. یعنی جو بھی طالب انکی خدمت میں رها وه لوهے سے سونا بن گیا.

آپ نے فرمایا هے:

گر بخواهی میشوم واقف از این اسرار راز
پس بکن با صدق دل روئے بسوئے شاه دراز

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

معنيٰ: اگر تم چاهو کہ تم اللہ تعالیٰ کے راز سے واقف هوجاؤ تو فورا صدق دل سے دراز شریف طرف آجاؤ۔ اور ایک جگہ فرمایا هے:

طالب کسی نیست کہ آید سوئے ما
تا ز باغ۔ عشق گیرد بوئے ما

معنيٰ: ایسا کوئی طالب نہیں هے جو میرے طرف آجائے اور میرے عشق کے باغ کی خوشبو سے معطر هوجائے۔ ایسا کوئی شاعر نہیں هوا هے جس نے اس طرح فیض عام کی دعوت دی هو۔ ”سدا حیات“ شاعر اسکو کہا جاتا هے جسکا فیض عام همیشه هر خاص و عام کیلئے جاری رهے۔

سچل سرمست کے پشت میں سے سلطان العاشقین سراج السالکین حضرت سخی قبول محمد ثانی سچل سنه ۱۸۴۲ع میں پیدا هوئے وہ محی العشق بن کے آئے اور عشق کو از سرنو زندہ کیا آپکے فیض و سخاوت سے هزاروں لوگ بهرہ ور هوئے جن میں سے ۱۔ سید خیر شاہ ۲۔ میاں خدابخش فاروقی ۳۔ فقیر عبد الرحمان ۴۔ فقیر ڈنل ساکن گنداواہ بلوچستان کا اسم گرامی قابل ذکر هیں۔ یہ سب صاحب۔ ولایت تهے اور انکے مسندین بهی اب تک قائم هیں۔ اور هندوں میں سے ایسر فقیر تها جو صاحب۔ بصیرت تها۔ ان سب کا ذکر کتاب ”دولهہ درازي“ میں آیا هے۔

سخی صاحب نے اپنے مریدوں کا ایک ٹولا بنایا تها جسکا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

نام "حسینی ٹولا" ھے۔ ان میں جو فیض یاب تھے انکے اسمائے گرامی حسب ذیل ھیں۔

۱۔ خلیفہ رسول بخش ۲۔ فقیر ھادی بخش ان دونوں کے عالیشان مقبرے شکارپور میں موجود ھیں۔ ۳۔ آغا غلام النبی صوفي ساکن شکارپور (خانصاحب آغا عبد النبی خان رٹائرڈ کمشنر کا بڑا بھائی) ۴۔ سردار بہادر محمد بخش کوجھی فقیر انکا عالیشان مقبرہ حیدر آباد میں ھے۔ اور ماسٹر احمدعلی فقیر یہ سب صاحب بصیرت اور شاعر تھے۔

اور ھندستان کے اندر حسب ذیل طالبان حق تھے:

(۱) نمانا فقیر جسکے بڑودے میں چند مرید تھے۔

(۲) بابو کشنچند فقیر کے بھی بمبئي میں چند مرید ھیں۔

(۳) مولچند گیانی فقیر بار۔ ائٹ لا جو بمبئي میں رھتے ھیں، اور اب تک زندہ ھیں۔ انکے بھی بہت مرید ھیں۔ انکے مریدوں میں سے مس کومی ٹرویڈی سہ ماہ انگلش رسالہ بنام Life Eternal کی ایڈیٹر ھیں۔ وہ ایک اعلی معیار کا رسالہ ھے ایڈیٹر صاحبہ مہربانی کرکے مؤلف کو بھی باقاعدہ رسالہ بھیجتي رھتی ھے۔ مرشد ھو تو ایسا ھو۔

سخی صاحب نے سنہ ۱۹۲۴ع میں وفات کی۔ آپکی سوانح حیات مؤلف نے قلمبند کی ھے۔

دعوت عام از بحر طویل

۱۸۳۔ گر بخواھی فیض گیرم روبہ عبد الحق دراز
در کشاید دل دماغت سوئی آن تیار باش

mandegar.tarikhema.org

tarikhema.ir

pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

معني: اگر فيض حاصل کرنا چاهتا هے تو حضرت پير عبدالحق کی خدمت میں دراز شريف جاکر حاضر هوجا تاکہ تیرے دل و دماغ کو روشن کردے۔

۱۸۴- تا بتو بدهد پیالہ عشق را ای طالبا
دائما از نشہ او در هر مکان بخمار باش

معني: اور تجھے بادہء عشق کا جام پلادے اور پھر تو جهاں بھی جائے همیشہ اس سے کیف میں مخمور هو۔

اسکے علاوہ خاص قابل توجہ حقیقت یہ هے کہ درگاہ دراز شریف میں پلصراط اور بهشتی دروازے بنے هوئے هیں جس کیلئے یہ فرمان هے کہ اگر کوئی شخص اس پلصراط سے گذر جائیگا انکو آگے والی پلصراط سے نجات ملیگی۔ اور جو بھی شخص اس بهشتی دروازے سے اندر جائیگا وہ حقیقي بهشت کا مستحق بن جائیگا۔

سچل سرمست عالمی شاعر

دیگر شعراء نے صرف سسئی پنهون، هیر رانجهو، جام اور نوری کا تعارف کرایا هے اور انکی شاعری اور انکا علم يهيں تک محدود هے۔ لیکن اس عالمی شاعر کی شاعری لا محدود هے اور اس نے دنیا بھر کے عشاق اور شعراء کا تعارف کرایا هے اور انکی انسیت تمام عالم کے عشاق کے ساتھ یکساں هے اسي طرح انکي دیگر تصنیفات مثلا گداز نامہ مین همالیہ پهاڑ کا ذکر هے اور مثنوي رهبر نامہ میں غزنی، نیاز شهر، قوال

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

شہر اور ملک شام کے بعض شہروں کا ذکر ہے اور مثنوی وصلت نامہ میں جملہ انبیاء اور اولیاء کا ذکر ہے۔ اسکے علاوہ حسب ذیل عشاق کا ذکر ہے۔ لقمان سرخی، بہلول، شیخ جنید بغدادی، شیخ شبلی، منصور حلاج، شمس تبریز، مولانا جامی مولانا رومی، شیخ فریدالدین عطار وغیرہ۔

اسکے علاوہ آپ نے اپنے دیوان آشکار مین حسب ذیل عشاق کی فہرست اور انکے کارنامے دکھائے ہیں۔

۱۔ در دو عالم بادشاہ عشق سیار آمدہ
گہ بہ برہمن گہ بہ مسلم۔ گہ بکفار آمدہ

۲۔ نعرہ اناالحق زدہ **منصور** بر سردار شد
تیغ عشقش ناگہاں بر **شیخ عطار** آمدہ

۳۔ تاکہ از لاہور **سرمد** رفت و در دھلی رسید
سر برانیدہ ز خود تکرار بیزار آمدہ

۴۔ در طریقے عاشقی۔ **صنعان** برفت خویشتن
کرد سبحہ برطرف۔ در زیر زنار آمدہ

۵۔ شاہ شرف الدین قلندر۔ **بو علی** سردار عشق
یار قاتل او ببین۔ از ملک تاتار آمدہ

۶۔ **نجم الدین** کبرا و **عبداللہ** ہروے ہردو یار
قتل گشتہ آں نیزہ۔ عشق در کار آمدہ

۷۔ عشق سلطان واقع۔ با **شمس تبریز** چہ کرد
پوست از جسم جدا کردہ۔ بدیدار آمدہ

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

٨- در خراسان بود عاشق- نام عبدالخالقش
او در مجموع علماء دان گرفتار آمده

٩- خواجہ بوالعباس- بامنصور بوده همرفیق
اندریں میدان عشقش- یار با یار آمده

١٠- شیخ هیکل بود- در بغداد شاگرد حلاج
دست‌شست آں زندگانی- پس بہ سردار آمده

١١- صوفي شاہ عنایت- در سواد سنده بود
او ز شمشیر عشقش- بس نگوسار آمده

١٢- من کریم من رحیمم- شاہ کرمل دم زده
آشکار من کیم- او بخود اقرار آمده

فهرست عشاق اور انکے کارنامے

کلام سنڌي

ٽل- آءُ عشق پلي ڪري آئين تون
ڪنهن منزل تي پهچائين تون

١- سرمد کي ڏيئي لت کهائي
سوليءَ تي منصور چڙهائي
شيخ عطار جو سر وڍائي
هائي هيڏي پند پچائين تون

٣- ذکريا ساڻ ڪرت چيرائي
يوسف کي منجهہ کوہ وجهائي
شمس ملن جي هٿان مارائي
عاشق تو آزمائين تون

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

٣- جڏهن ڪفر صنعان وڄهائي
بلي شاه کي ذبح ڪرائي
جعفر کي دريـاه ۾ ٻوڙائي
تن کي پار لنگهائين تـون

٤- گهاٽي ۾ بلاول پيڙائي
عنايت شاه مـيدان مارائي
ڪرمل کي هن حڪم هلائي
قنبر ڪند ڪپائين تـون

٥- قاسم درن سـان مارئي
موسيٰ کي ۾ سهاڳ ونائي
اڪايداس کي تعزير ڏواريئي
سو اڄ سـاڳيو آئين تون

٦- سچل سنـڌ ۾ پند پڇائي
گهوڙيون پنهن جو سر گهمائي
نينهن واري تو ڳالهه ڳالهائي
عاشــق تي فرمائـــين تون.

سارے سنڌ کے اندر عشاق کی لسٹ میں صرف شاه عنایت صوفی کا نام دکھایا گیا ھے.
ورلڈ اسلامک ھسٹری پڑھنے والے طلبا نے بھی اتنے اسمائے گرامی نہیں پڑھے ھونگے. سرمست کا علم و فہم قابل تعریف ھے. اتنا علم کسی اور شاعر کو نہیں ھوسکتا. افسوس کی

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

بات هے کہ بعض سندهیوں کو اس فخر سندہ شاعر کي قدر نهیں هے.

کئی خسان دانند این اشعارها (آشکار)

معني: احمق لوگ کیا جان سکتے هیں.

حالات دنیا

چند ابیات از دیوان آشکار

۱ــ مجلس حاکمان را دیدم. موجهائی عمان را دیدم

۲ــ بر غریبان ظلم صد تعدی. حکمرانی شهان را دیدم

۳ــ شہ گداؤ گداؤ سلطان‌شد. گردش این زمان را دیدم

۴ــ حافظان ورد خوان بی‌عمل اند. بیخبر قاضیان را دیدم

۵ــ هم اشراف در غم واندوه. خرمی ناکسان را دیدم

۶ــ هر کسی بردروغ بست کمر. راستی اهروان را دیدم

۷ــ بردر. حاکمان خراب و خجل. زاهدان عابدان‌را دیدم

۸ــ بہر دنیا دون سر گردان. روز شب عالمان را دیدم

۹ــ پسر جنگ با پدر دارد. بی ننگ‌ونشان را دیدم

۱۰ــ چہ اکابر چہ مردمان اشراف. رجعت پاسبان را دیدم

۱۱ــ نیست آزاد کسی‌زحرص‌وهوا. مبتلا هر کسان رادیدم

۱۲ــ آنکہ همراز بود هم مجلس. بیوفائے همان را دیدم

۱۳ــ مسلمان‌ومومنان‌زدست کفار. قتل‌شد کشتگان را دیدم

۱۴ــ از هوائی زمانہ در امن است. در پیر مغان را دیدم

۱۵ــ عاقبت‌می رسد بکشورسنده. صد زبان حمزیان رادیدم

۱۶ــ آخرین وقت "آشکار" شد. هم نهان و عیان را دیدم

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

ترجمہ

۱۔ میں نے حکام کی محفلوں میں۔ موتیوں کو رلتے دیکھا ہے۔

۲۔ میں نے بادشاہوں کی حکمرانی دیکھی ہے۔ کہ غریبوں پر سو طرح کے ظلم توڑتے ہیں۔

۳۔ میں نے گردش زمانہ سے بادشاہ کو فقیر اور فقیر کو بادشاہ بنتے دیکھا ہے۔

۴۔ میں نے حافظوں کی بے عملی اور قاضیوں کی بے علمی دیکھی ہے۔

۵۔ میں نے نا اہلوں کو خوش خرم اور اشراف کو غمگین دیکھا ہے۔

۶۔ مین نے دینی رہنماؤں کی سچائی کو بھی دیکھا ہے۔ ہرایک نے جھوٹ پر کمر باندھی رکھی ہے۔

۷۔ زاہدوں اور عابدوں کا یہ حال ہے۔ کہ اپنے غرض کیلئے حاکموں کئے دروازے پر جاتے ہیں اور خراب و خوار ہوتے ہیں۔

۸۔ عالم رات دن دنیاوی اخراجات کے پیچھے سر گردان ہیں۔

۹۔ بے حیائی کا یہ عالم ہے کہ بیٹا باپ سے بر سر پیکار ہیں۔

۱۰۔ پاسبان کی بے مروتی دیکھی کہ اس نے اکابر اور اشراف کو بھی اجازت نہ دی۔

۱۱۔ کوئی شخص بھی حرص و ہوا سے آزاد نہیں دیکھا۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۱۲- زمانے کے بیوفائی کا یہ حال ہے کہ ہمراز اور ہم مجلس بھی بیوفا نکلے۔

۱۳- مسلمانوں اور مومنوں میں قوت ایمانی نہ رہی- انہیں جابجا کفار کے ہاتھوں سے قتل ہوتے دیکھا۔

۱۴- ایک پیر مغاں کا ہی دروازا ہے- جہاں مکمل امن و امان دیکھا۔

۱٦- آخری وقت "آشکار" (ظاہر) ہوا- مخفی اور ظاہر کو بھی میں نے دیکھا۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

سچل سرمست بین الاقوامی رهبر

سچل سرمست نہ صرف مسلمانوں کا مرشد ہے لیکن ہندوں کا بھي تسلیم شدہ رهبر ہے. سندہ میں ہزاروں کے تعداد میں ہندو بھی آپکے مرید ہیں. اب بھی انکے عرس میں شریک ہونے ہندستان سے ہندو مرد اور عورتیں انکے مزار شریف پر آتے ہیں اور روحانی فیض حاصل کرتے ہیں. قرآن پاک میں آیا ہے "الصلح خیرٌ" (پارہ ٥) صلح بہتر ہے. اس قرآنی فرمان کے مطابق یہ عاشق الستی رب العالمین کی مخلوقات ہندو، مسلمان، گبر، کرستان سب کیلئے صلح اور امن کا علمبردار ہے. اس سلسلہ میں انکا کلام پیش کیا جاتا ہے.

سنڌي ڪلام

١- فرق ڪفر اسلام نہ ڪوئي- چاڻ اهوئي چاٿين
ڪافر مومن هڪو هڪا، غير نہ غازي آٿين
ڪل شيءٍ وهو الله سڀ صورت هڪ سڃاٿين

٢- رام رحيم هڪوهڪ سمجهين- موج محبت ماٿين
ڪافر مومن گبر نصارو- غير گمان نہ آٿين
خلق الانسان عليٰ صورته- چول اهوئي چاٿين
مان تون صورت ساڳي سچل- جي تون پاڻ پڇاٿين

معني: ١- کفر اور اسلام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے- تم یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لو- کافر اور مومن ایک

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

ہیں تم اور خیال اپنے دل مین مت لائو۔ قرآن مجید میں آیاھے کہ اللہ ہر چیز میں موجود ھے اسلئے تم ہر انسان کو ایک سمجھ۔

۲۔ رام رحیم ایک کا نام ھے۔ تم اپنے دل میں محبت پیدا کرو کافر، مومن، گبر اور نصارا ایک ھی ھیں تم اپنے دل سے غیر خیال دور کرو۔ کیونکہ قرآن پاک میں آیا ھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیاھے۔ اسلئے یہ سب انکی صورت ھیں۔ سچل نے فرمایا ھے کہ اگر تو اپنے آپکو پہچان سکتے ہو تو تم اور ہم ایک ھی صورت ھیں۔

حافظ شیرازی کا شعر اس سلسلہ میں درج کیا جاتا ھے:

حافظا اگر وصل خواھی صلح کن با خاص و عام
با مسلمان اللہ اللہ با برھمن رام رام۔

معنی: اے حافظ اگر تم اللہ کا وصل چاھتے ھے تو ہر عام و خاص کے ساتھ صلح کرو۔ اور مسلمان کے ساتھ اللہ اللہ کرو اور ھندوں کے ساتھ رام رام کرو۔

از غزل بحر طویل

۱۴۹۔ از جدل و جنگ نبود حاصلت یک ذرہ
مرد شو با صلح دم نی ھمچو زن آبکار باش

معنی: تجھے لڑنے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ لہذا عورتوں کی طرح جھگڑا نہ کر بلکہ مردوں کی طرح صلح سے کام لے۔

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

۱۵۰- لطف کن چندان کہ بیگانہ شود ہمچو غلام
نزد اعلیٰ تا بہ ادنیٰ با عزت بوقار باش

معنی: لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کر، تاکہ بیگانے بھی اپنے بن جائیں- اور ادنیٰ خواہ اعلیٰ کے نزدیک عزت اور وقار حاصل ہو۔

۱۵۱- خیرالناس آن شہ بودند نفع ہر انس را
گر ہمانی در خلق بیننده آن یار باش

معنی: حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بات میں خلق خدا کی بہتری کو ملحوظ رکھا کرتے تھے تجھے بھی دنیا میں رہتے ہوئے انکے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔

۱۵۲- خلق داری چون محمد با ہمہ کن دلبری
تا شود تعریف تو چون طوطہ المنقار باش

معنی: اگر تجھہ میں خلق محمدی ہے تو سب کے ساتھہ محبت سے پیش آ، تاکہ سب لوگ تیری تعریف میں رطب اللسان ہو۔

۱۵٦- از دوئی گاہے نیابی مدعا دیدار حق
چون خدا در ہمہ دانی تا بدرجہ گوار باش

معنی: اپنے دل میں دوئی رکھیگا تو اللہ کا دیدار حاصل نہیں کرسکے گا۔ تو ہرچیز کو اللہ کا مظہر سمجھہ۔

۱۵۷- ہمچو صوفی در ہمہ داننده شو یک ذات را
کینہ تعصب کار کافر نی سم الفسار باش

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

معنی: صوفیائے کرام کی طرح ہر چیز کو اللہ کے ذات کا مظہر سمجھ کینہ اور تعصب کافروں کا کام ھے۔ تو سنکھیا نہ بن تریاق بن۔

۱۶۵- سو بسو حیران مشو بہر دنیا اے نا فہم
سخت فقرا منع از حاکمان بہ کنار باش

معنی: اے نا سمجھ دنیا کی خاطر ادھر ادھر مارا مارا نہ پھر اهل فقر کیلئے حکام کے دروازے پر جانی کی سخت ممانعت ھے۔

از دیوان آشکار

جنگ با مردان چہ داری جنگ کن با نفس خویش۔ نفس را بشناس در رحمت۔ رحمان در آ

معنی: آدمیوں سے لڑائی کرنے کے بجائے تم اپنے سر کش نفس سے جنگ کرو۔ اپنے نفس کو پہچان اور اللہ کی رحمت میں داخل ہو۔

امن کا علمبردار یہی ہوسکتا ھے۔ کاش! اگر خلق خدا اس مرد مجاهد کے کہنے پر عمل کرے تو ملک کے اندر تمام فتنہ و فساد فورا ختم ہوجائے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

سچل سرمست
(صاحب حال و خیال)

کافی سرائکی

ترجیع بند: میں تو کوئی خیال آهیاں۔ پساں نال خیال دے

۱۔ زھد عبادت تقوی طاعت۔ آھن کم کشال دے

۲۔ فکر اھیں وچ فانی تیویں۔ ویکیں جوڑ جمال دے

۳۔ اھیں منزل اھے ویسن۔ صاحب جو احوال دے

۴۔ میں دیدار، دیدار مین وچ۔ پھریم ویس وصال دے

۵۔ "سچل" سچ ایند ا ظاھر۔ اِلا کاڻ قتال دے

اس قلیم سخن کے تاجدار شاعر کے اشعار کی اعلی و نازک خیالی سے معلوم ھوتا ھے کہ ذات پاک خیال ھے اور خیال کے ذریعہ سے ملسکتا ھے۔ یہ کائنات خیال پر حاوی ھے اور خیال ھی کارفرما ھے۔ نیند میں خواہ بیداری میں اٹھتے بیٹھتے خیال کا بحر بیکران جاری ھے۔ انسان کا دارومدار خیال پر ھے۔ سزا اور جزا بھی خیال کے مطابق ملتی ھے۔

حدیث شریف میں آیا ھے:

"الاعمال بالنیات"

معنی: اعمال کا دار و مدار نیت پر ھے۔ ایک دوسری حدیث شریف میں آیا ھے:

"لاصلوات الا بحضور القلب"

معنی: وہ نماز نہیں ھے جو خیال سے نہیں پڑھی جاتی ھے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کسی فارسی شاعر کا شعر ہے:

بر زبان الله الله ۔ در دل گاؤ خر
این چنین تسبیح کئے دارد اثر

معنیٰ: اگر زبان پر الله الله ہو اور دل میں گاؤ و خر تو اس ذکر اذکار سے کیا فائدہ ہوگا۔

اگر ساری رات سبحان کو جاگ کر یاد بھی کریں، مگر وہ یاد حضور قلب سے نہیں تو اس یاد سے کیا فائدہ ہوگا۔ اس لئے سرمست فرماتا ہے:

سنڌي شعر

جاڳڻ آهي جنجال ۔ ننڊ تہ آهي ناز پرين جو
سمجهي ڪو سڃاڻن چوي۔ هيءَ هاديءَ وارو حال
جي خاصو رکين خيال۔ تہ سمهڻ مانُئي سڌ پوي

معنيٰ: اس طرح جاگنا بیکار بات ہے اور نیند محبوبی ناز ہے۔ سچل سرمست فرماتے ہیں کہ یہ بات سمجھنا عام لوگوں کے فہم سے بالاتر ہے، اگر تمہارا خیال ٹھیک ہے تو سونے سے بھی تمام بات کا علم ہوجائیگا۔

اور فرماتے ہیں:

ڪلمي مونکي ڪين ڪيو هو روُن مسلمان
نڪي احمد موڪليو عرب ڪان ايمان
"سچل" آهي سبحان۔ پر عالم ليکي آدمي۔

معنيٰ: میں کلمہ پڑھنے سے مسلمان نہیں ہوا ہوں، نہ تو احمد مجتبیٰ نے مجھے عرب سے ایمان بھیجا ہے۔ میں خود سبحان ہوں، لیکن آدمی مجھے آدمی سمجھتے ہیں۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

اور فرماتے هیں:

مان کیان تہ مشرک ٿيان. کچان تہ کافر

انھيءَ وائي ور. سمجھي کو "سچيڊنہ" چوي

معني: اگر میں صبر کرتا هوں تو مشرک بنجاتا هوں اور اگر اظهار خیال کرتا هوں تو کافر بن جاتا هوں۔ یہ معمہ کوئی خاص آدمی هی سمجھیگا.

سچل سرمست فرماتا هے کہ میری باتیں عام لوگوں کی سمجھ میں نهیں آئینگی۔ میري باتیں خاص آدمی سمجھ سکتے ہیں۔ یہ هی سبب هے کہ سندہ کے اندر کسی سکول اور کالج میں "سچل سرمست" کا دن نهیں منایا جاتاهے. سرمست کا کلام لڑکے کیسے سمجھ سکتے هیں.

سرمست کا کلام اور سکول کے لڑکے یہ دو متضاد حروف هیں.

"کئی خسان دانند این اشعارها"

معني: احمق لوگ کیسے میرا کلام سمجھ سکتے.

سلسلہ خیال

سچل سرمست نے مثنوی تارنامہ میں ایک مسلسل خیال پیش کیا هے اور فرماتے هیں کہ رات میں بتخانہ کے طرف جا رها تها جهاں میں نے ایک مستانہ دیکھا جو ستار بجا رها تها۔ ستار کی آواز نے مجھے مدهوش بنا دیا, جب میں هوش میں آیا تو میں جاکر ستار کے تار سے پوچھا تجھے یہ درد کهاں سے

pdf.tarikhema.org

mandegar.tarikhema.org

tarikhema.ir

tarikhema.org

ملا جسنے تو فرزانہ کو دیوانہ بنا دیاھے۔ تار نے جواب دیا یہ درد میں نے بڑی مشقت سے حاصل کیا ھے۔ میں لوھے کی صورت میں تھا۔ میں کان سے نکلا۔ آگ میں تپا۔ ھتھوڑے سے ٹھپا، تب جاکر تار کی شکل میں آیا۔

یہ نہایت عجیب و غریب تمثیلی بیان ھے جو پڑھنے کے قابل ھے۔

کافی

ترجیع بند: ایک دن بازار میں۔ میں دیکھا عجب تماشا
طفلوں کے ھاتھ میں تھا۔ بلبل ایک بیچارا

۱۔ پر و بال رشتے سے۔ اسنے کیا تھا محکم
تڑپن سے وہ نہ چھوٹی۔ کرتا تھا لک پکارا

۲۔ ھم حال اسکا پوچھا۔ کہہ بلبلا ھمن سے
کس جا آ پڑا ھے۔ چھوڑے چمن ھزارا

۳۔ ھس ھس ھم سے گویا۔ اے بیخبر برہ سے
عاشق جو کوئی ھویا۔ وہ حال ھے ھمارا

۴۔ دم عشق جسنے مارا۔ اس گل پڑی ھے گاری
سر جان صدق سجن پر۔ "سچل" سریر سارا

رشتے سے = دھاگے سے۔ ھمن سوں = مجھے۔ گل پڑی ھے گاری = اسکے کاندھ میں۔

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

سچل سرمست

(الہامی کلام)

اس سے پہلے ذکر کیا گیا ھے کہ سرمست روز الست کا
بھی کلام ھے وہ بیخودي اور وجد کے حالات میں کہا
یا ھے۔ اسکے باوجود آپکے چند اشعار اس مضمون پر
سب ذیل لکھے گئے ھیں:

از مثنوي تارنامہ

یار گوید باز گو از مثنوي
چند ابیات از سر معنوي
من نمے گویم۔ گویا او بود
من نمی جویم۔ جویا او بود

یار کہتا ھے کہ پھر کچھ بیان کرو
اور چند مخفی راز اظہار کرو
میں نہیں کہتا ھوں۔ بلکہ کہنے والا وہ ھے
میں تلاش نہیں کرتا ھوں۔ بلکہ تلاش کرنے والا وہ ھے۔

از مثنوي رھبرنامہ

کیست ھمان کس کہ بیان میکند
سر از اسرار عیان میکند
گوینده اوست نہ گویا منم
جوینده اوست نہ جویا منم

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۳- این سخن و حروف نباشد از ما
گویا اوست۔ بشنو اے فتا

معنی: وہ کون ہے جو بیان کرتا ہے؟
وہ کون ہے جو پوشیدہ اسرار ظاہر کرتا ہے؟

۲- کہنے والا وہ ہے۔ میں نہیں ہوں
تلاش کرنے والا وہ ہے۔ میں نہیں ہوں

۳- یہ الفاظ اور حروف میرے طرف سے نہیں ہین
میرے بیٹے! سنو، کہ کہنے والا وہ ہے۔

از مثنوی راز نامہ

۱- نامہ می گویم تو با حکم او
سرہا اسرارہا اندر او

۲- نیست خیال از ما۔ ارادہ یار بود
تا کہ بر رویم۔ در معنی کشود

۳- گفتہ شد این نامہ در آخر زمان
تا شود پیدا او اسرار نہان

معنی: یہ نامہ میں انکے ہی حکم سے بیان کرتاہوں
اور انکے ہی حکم سے پوشیدہ اسرار ظاہر کرتا ہوں

۲- میرا یہ خیال نہیں ہے۔ یار کا ایسا ارادہ ہے
کہ میں اسکے تمام رموز ظاہر کروں۔

۳- میں یہ نامہ اس آخری وقت میں ظاہر کر رہا ہوں
کہ اسکا مخفی اور پوشیدہ اسرار ظاہر کروں۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

از غزل بحر طویل

۲۵۰- در حضور پیر ما۔ منظور شد جملہ کلام
از خدا هشت آفرین شد۔ بر همیں اطوار باش

معنی: میرے مرشد کے حضور میں میرا تمام کلام مقبول ہوچکا ہے اور بارگاہ ایزدی سے بھی اسے قبول عام کا شرف حاصل ہو گیا ہے۔

اس بنا پر آپکا تمام کلام الہامی ہے اور حقیقت کے طرف رہنمائی کرتا ہے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

سچل سرمست سرتاج الشعرا

سچل سرمست کی شاعرانہ خوبیاں اور روحانی فضائل کتاب "دولھ درازي" میں واضح طور درج کئے گئے ھیں۔ اسلئے اس کتاب میں چند مختصر باتیں لکھی جاتی ھیں:

١۔ سچل سرمست کا کلام الہامی حیثیت رکھتا ھے، کیونکہ وہ بیخودی اور وجد کے عالم میں کہا گیا ھے۔ ایسا کسی اور شاعر کا کلام نہیں ھے۔

٢۔ سچل سرمست کا کلام نؤ لاکھ چھتیس ھزا چھ سؤ چھتیس اشعار پر مشتمل ھے۔ اتنا کثیر کسی اور شاعر کا کلام نہیں ھے۔ اور اتنی خوبیاں کسی اور شاعر کے اشعار میں نہیں ھیں۔

٣۔ یہ کلام سات زبانوں میں کہا گیا ھے۔ یہ خوبی بھی کسي اور شاعر میں نہیں مل سکتي۔

٤۔ سچل سرمست کے کلام میں جو خاص، قابل توجہ اور قابل تعریف حقیقت ھے وہ یہ ھے کہ آپکے اشعار دوسرے شاعروں کے اشعار کي طرح صرف کافي اور ابیات تک محدود نہین ھے سرمست کا کلام لامحدود اور حسب ذیل اصناف سخن میں موجود ھیں۔

کافی، ابیات، غزل، مولود، مرثیہ، سہ حرفی، مثنوی، جھولنہ، گھڑولی، فرد، رباعی، ریختہ، مسدس، مخمس، مستزاد غرضیکہ ھر صنف سخن میں موجود ھے اور کوئی بھی پہلو

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

تشنہ رہنے نہیں دیا ہے۔ شاعر کے کمال فن کا یہ بیں ثبوت ہے یہ خوبی کسي اور شاعر کے اشعار میں نہیں مل سکتی۔ اس بنا پر اگر اس اقلیم سخن کے تاجدار اور قادر الکلام شاعر کو "سرتاج الشعرا" کہا جاتے تو یہ نہ تو مبالغہ ہوگا اور نہ خلاف واقع۔ چند ایسے بیخبر ادیب ہیں جنکو یہ خبر نہیں ہے کہ عظیم المراتب شاعر میں کون سی خوبی ہو سکتي ہے۔ اورفرد، رباعی، ریختہ، مسدس اور مستزاد جو شاعراعظم کے فن کا بین ثبوت کہا جاتا ہے۔ وہ کس بلا کا نام ہے انکے رہبري کیلئے مختلف اصناف کے چند نمونے دکھائے جاتے ہیں۔

فرد (دو مصروں کا بند)

۱ـ آشکارا " نحن اقرب " گفت یار
از رگ۔ جان شد قریبم غم مدار

۲ـ "آشکارا" یار تو دور نیست
چشم بکشا بین کہ او مستور نیست

معنی: (۱) اے "آشکار" یار فرماتا ہے " و نحن اقرب الیه من حبل الورید" یعنی تحقیق مین شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ اسلئے تم غم مت کرو۔

(۲) اے آشکار یار تم سے دور نہین تم آنکھیں کھول کر دیکھو تو تم سے پوشیدہ نہیں۔

رباعی (چار مصروں کا بند)

ساقیا آن شراب انگوری
مانخواهم کزوست صد دوری

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

لازوال است آن مئی وحدت
آن بنو شان رهم ز مجهوری

معنی: اے ساقی میں وہ انگوری شراب نہیں مانگتا کیونکہ انکے پینے سے دوری ہوتے ہے، کیونکہ وحدت کی شراب لا زوال ہے- مجھے وہ پلانا تو جدائی سے نجات دلائیے۔

مخمس (پانچ مصرعوں کا بند)

جز حمایت تو مراکس یار نیست
همچو من اندر جهان بدکار نیست
کرده ام از جرمها روئے سیاه
تو بیامرزی کن عفو ما را گناه
جمله عالم تا مرا بد کرده است

معنی: آپکے سوائے کوئی مددگار نہیں ہے- اور مجھ جیسا دنیا میں کوئی خطا کار نہیں ہے- میں اپنے گناہوں کے وجہ سے رو سیاہ ہوچکاہوں- ساری دنیا مجھے برا کہہ رہی ہے۔
آپ اپنے عفو و کرم سے مجھے بخشدیجئے

مسدس (چھ مصرعوں کا بند)

وهو معکم اقرار است- کلمه آن حق اعتبار است
کنم از سر بیانی- بجهان عین عیانی،
نبود شک و گمانی- بود اسرار نهانی

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

معنیٰ: وھو معکم کا اقرار ھے۔ اور یہ کلمہ حق قابل اعتبار ھے۔ میں ایک ایسے راز کو دنیا کے سامنے بے نقاب کر رھاھوں جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ھے۔ اور واقعی یہ ایک پوشیدہ راز ھے۔

ریختہ (دو دو مصرعوں کا علحدہ بند)

بہتر ھے ایسی زندگی۔ بز عشق ھے شرمندگی

۱۔ جسکو سجن کا درد ھے۔ روبت اسکی زرد ھے
اس اس جگت موں سرد ھے۔ صف عاشقان کی مرد ھے

۲۔ عاشق وھی جسے غم ھوا۔ دونوں جگت یکدم ھوا
دن رین اسے ماتم ھوا۔ اکھیاں کوں اب آگم ھوا

۳۔ عشق عجب آفات ھے۔ نا کشف کرامات ھے
تقویٰ نہ کوئی تات ھے۔ جس میں نہ رجوعات ھے

۴۔ برھا سارا بد نام ھے۔ باطن سے کلی کام ھے
نا صبر نا آرام ھے۔ وہ وہ اسے ما تام ھے

۵۔ باری برہ کا بار ھے۔ سر عاشقاں سینگار ھے
"سچل" کے سر خمار ھے۔ وہ عشق کا اسرار ھے۔

مستزاد (ایک بڑا مصرع۔ ایک چھوٹا مصرع)

۱۔ آن نیست دل کہ اندروی غم نہ رسیدہ۔ آن دل چہ خراب است

۲۔ کزو درد یکی جرعۂ محبت نہ چشیدہ۔ محروم شراب است

۳۔ یک روز مرا یار بگفتا کہ کجائی۔ گفتم بتو ھستم
گفتا بہ ھمہ عمر درچہ ھوائی۔ گفتم بتو مستم

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

گفتا کہ مرا از خود تو دور ندانی۔ گفتم برحق است
گفتا بےقیس بگداز از من و مائی۔ گفتم ز خود رستم

معنی: (۱) جس دل میں درد نہیں۔ ہے وہ دل نہیں ہے۔ وہ دل خراب ہے۔ جس نے درد اور محبت کا ایک گونٹ نہ پیا ہے۔ وہ حقیقی شراب ملنے سے محروم ہے۔

۲۔ ایک دن مجھ سے یار نے پوچھا کہ تم کہاں تھے۔ میں نے جواب دیا میں آپ کے ساتھ تھا۔ پھر فرمایا کہ تم ساری عمر کس خیال میں تھے میں نے جواب دیا کہ میں آپ پر عاشق تھا۔ پھر فرمایا کہ تم مجھے خود سے دور نہ سمجھ میں نے جواب دیا آپکا فرمان بر حق ہے۔ پھر فرمایا کہ تم "ما و من" (میں اور ہم) والی بات دل سے یقین کے ذریعہ نکالدے یعنی اپنی ہستی کو ختم کردے میں نے جواب دیا تو میں اس سے پہلے ہی آزاد ہوچکاہوں۔

یہ سمجھنے اور سوچنے کی بات ہے۔ سچل سرمست کا علم و ادراک، انکی منزل اور انکی شاعری دیکھو۔

صنعت سوال جواب سرائکی

۱۔ اک دن مرشد میں نوں آکھیا۔ مٹی دی پیالی پیویں
آکھیم اینویں سائیں اینویں

۲۔ آکھیس آپ سجاوں پاجھوں۔ ہمدم مول نہ تھیویں
آکھیم اینویں سائیں اینویں

۳۔ اپنی ذات لکا ات بیٹھین۔ تیڈا مطلب تیسیں کیویں
آکھیم اینوین سائین اینویں

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

۴۔ موتوا قبل انت موتوا۔ مئی پچھا ڈون جیویں
آکھیم اینوین سائین اینوین

۵۔ آکھیس ماریا حلاج نعرا۔ سچل تون بھی ماریں اینویں
آکیم اینوین سائین اینوین

بلند پایہ اور اعلیٰ مراتب شاعر کے اشعار کے کمال فن کا یہ ثبوت ھے۔ اگر تعصب کا چشمہ آنکھوں سے ھٹا کر دل سے انصاف کیا جائے تو سچل سرمست ھر نقط نظر سے سرتاج الشعراء ھونیکا مستحق ھے۔ قرآن پاک فرماتاھے "ان اللہ یحب المقسطین" معنیٰ تحقیق اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ھے۔

لیکن سچل سرمست نے ادیبوں اور زاھدوں کے گروہ کی ذھنیت دیکھہ کر پہلے ھی پیشنگوئی کی ھے، اور فرماتا ھے:

این سخن عشق است نئی شاعریست
کئی خساں دانند این اشعار ھا۔

معنیٰ: میرے یہ اشعار احمق لوگ کیسے سمجھ سکتے ھیں۔

این حقیقت ترا اثر نکنند چونکہ ھستی تو ساکن بیشی

معنیٰ: میری یہ حقیقت تم پر کوئی اثر نہیں کریگی کیونکہ تم جنگلی لوگ ھو۔

چند گویم کلامی- نم سازیم تمامی
فہم بفہم پیامی- خواص خواند نہ عامی

معنیٰ:۔ اس سے زیادہ مین کیا کہوں میں تو سب کچھ کہہ چکاھوں- تو میرے پیغام کو سمجھ۔ میرا یہ پیغام خواص کے پڑھنے کے قابل ھے عوام کے نہیں۔

(وما علینا الا البلاغ)

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

در ثنا پیر مغاں

۱- پر زمی پیر مغان ما را بنوشانید جام
شد دلم آزاده آن دم از حلال و از حرام

۲- برد او آنجا مرا کانجا گناه ونی ثواب
نہ کفر اسلام آنجا نی جماعت نی امام

۳- نی در آنجا جسم ماند نہ بود اسم اندر آں
در تصور آمدم ایں از کجا باشد مقام

۴- ایں مقام حیرت و عبرت بود بین اندرو
نہ رکوع و نہ قیام و نہ سجود و نہ سلام

۵- ایں طریق۔ عاشقی بگزین بجان اے آشکار
تا بباشي دائما تو اندریں لذت مدام

۱- جب پیر مغاں نے مجھے شراب سے لبریز جام پلایا تو میرا دل حلال و حرام کی قید سے آزاد ہوگیا۔

۲- پیر مغاں مجھے ایسی جگہہ لیگئے جہاں نہ گناہ تھا، نہ ثواب، نہ کفر اور اسلام تھا، نہ مقتدي اور امام۔

۳- وہاں نہ جسم کی موجودگی کا احساس تھا اور نہ کسی مادی چیز کا نام و نشان۔ میںنے سوچا کہ آخر یہ کونسا مقام ہے۔

۴- در اصل یہ حیرت اور عبرت کا مقام ہے۔ اور غور سے دیکھو گے تو وہاں نہ رکوع اور قیام نظر آئیگا اور نہ سجود اور سلام۔

۵- اے آشکار! تو عاشقی کے اسی طریقہ کو اختیار کر تاکہ تو ہمیشہ اس لازوال لذت سے بہرہ اندوز ہوتا رہے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

ذکتہ تصوف

از حضرت سہل سرمست علیہ الرحمت

طالب حق را باید کہ از صفات خود فانی شود بصفات الله باقی گردد و درخت خودي از بیخ بکند تا برذات خود و در کل منظورات و تجلیات واجب الوجود مشاهده کند کہ قولہ الله تعالی "هوالاول هوالاخر هوالظاهر هوالباطن" اے عزیز طالب را باید کہ در کشتی فنا بنشست۔ و بدانکہ کشتی فنا چیست۔ یعنی لا الہ پس کل منظورات و معلومات از تحت تا فوق با ذات خود در لا کشد و در دریای هویت سیر کند و در اثبات الاالہ غوطہ زند تا بہ بقا برسد کہ قال الله تعالی شهد الله ا ز لاالہ الاهو و قاعده علم نحس برابن گونہ است کہ چون الا برهو آید همہ موجودات را الاهو کند الاهو ماند و در تصورات ربوبیت دل خود را بوستان گرداند و ثمره محبت بچیند و روح خود را در انوار وحدانیت جلوه دهد و سر خود را در اسرار از الوهیت مستتر گرداند و تاج اخلاص بر سر نهد و کمربند حضور درمیان بندد و بر مرکب عبودیت را در دست گیرد و در میدان وحده اسپ بتازد تا در مقام احدیت رسد۔ قولہ تعالی "کل هو الله احد". اے عزیز طالب را باید کہ دل خود را بہ آب توحید پرورش دهد و روح خود را در انوار ظهور حق منور کند و در دریای صانع غواصی کند تا گوهرالانسان سری وانا سره در دست آید۔ زیرانچہ روح را جان می گویند و در جان سیرست کہ آن را جانان می گویند و آن را کہ جانان میگویند آن .قام ازان محبوب است بلکہ عین محبوب است.

pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

بدانکه یاد کردن حق تعالی بر سه ۳ نوع است، اول یاد بزبان و یاد بدل و یاد بسر حدیث قدسی "ان فی جد ابن ادم بمضغته وفی مضغته قلب وفی القلب فواد و فی الفواد ضمیر سر وفی السر خفی و فی الخفی انا. ای عزیز طالب را باید که شهر شهوانیت ویران بسازد و غارت کند شهوانیت شهر نفسانی را گویند، شهر معانی را شهر روحانی گویند. پس طالب را باید که شهر روحانـی را آبادان کند تا از نفس و شیطـان خلاصی باید و ترکیهٔ النفس حاصل کند و نجات دوئی را از قلب زائل کند و کسوت یگانگی را بپوشد و همیشه در شکر مشایده حق باشد که قول الله تعالی "فانیما تولوا فثم وجه الله" و در اسرار پرده محبت داشتنی در آید تا محرم راز و اسرار محبوب گردد که قول الله تعالی "فانیما تولوا فثم وجه الله واسع علیم" وقال علی ولی الله کـرم الله وجه ماریت شیا الادریت الله فیه وما رایت شیا الاهو و یس فی الدارین غیر الله و قال الله تعالی و الذین آهو اسد حیاالله.

غم بجائی دریای تلخ است که از آن دریگانه پیدا شوند
و شادی ما نند دریائی شیرین که از و ماهی بیرون می آید

نکته

یاران وقت نـو بهار پیش را بع بصری رحمت الله علیه آمدند و گفتند که بیرون آئی تا صفت حق تعالی بینی. رابع ایشان را گفت ای کوته بینا درون آئید تا صانـع را بینید. پس ازین معلوم شد که سفر ظاهر صفت دیدن است و سفر صانع دیدن است.

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.org

tarikhema.org

چون اندر خویش می بهنی جمال صفت یاری
چرا صائب نظر ناید نمودن روئی در کوئی

بیت مثنوی

گر ترا مادر بترساند زآب۔ تو مترس الله‌عالم بالصواب

۱۔ نقل است که کسی بیضه بدک زیر شکم ماکیان برداشت هرگاه بچه ازو پیدا شود همگی بسوئی دریای راهی می‌شد بعد ماکیان او را چندانکه حیله بار گردانیدن از آب کرده هرگز باز نه گردیدند و در آب افتاده اند چنانچ "کل شیء یرجع الی اصله".

۲ـ مریدی پیش مولانا شیخ سعید فاروقی رحمت الله علیه بعرض رسانید که خدا را جستم نیافتم پس فرمودند "کجا جستی که نیافتی" درین یک حرف واقف اسرار کردند.

۳ـ روزی مولانا شاه عبد الرزاق رحمت الله از حضرت غوث الاعظم شیخ المشائخ شیخ عبد القادر جیلانی رحمت الله علیه پرسیدند که شریعت چیست، طریقت چیست، حقیقت چیست، معرفت چیست. فرمودند شریعت کمر در اطاعت حق تعالی بستن طریقت از خود گذشتن حقیقت خود را باخدا پیوستن و معرفت در هر دوجهان بدان ذات پنداشتن. پس طالب صادق را باید که عمل فرمود مذکور را بکار برند طالب و مرید را باید که معنی این در دل دانسته و خیال را جمع بخاطر کرده در مراقبه نشینند انشاء الله تعالی مرغ جمیعت بدام او خواهد آمد

فرد: قادر روحی مرید وهو علیم هو سمیع هر بصیر و هو کلیم.

mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۴- ای عزیز قلب را سه ۳ چیز سخت کند. یکی بسیار خواب دویم بسیار طعام سیوم بسیار کلام.

۵- از جنید بغدادی رحمت‌الله علیه پرسیدند که دل کئی خوش شود گفت آنوقت که خدا در دل بود.

۶- نفس نتوان کشت الابا سه چیز خنجر خاموشی شمشیر جوع نیزه تنهائی ترک هجوم.

۷- در کتاب بحرالعلوم آورده است که عمر پشه ۳ روز عمر مگس چهار روز عمر ملخ یکسال عمر مورچه و گژدم پنجه سال عمر نور ۹ سو سال عمر زاغ و کنجشک هزار سال.

در بیان ذکر پاس انفاس

کلمه لاالله بادم فرو گذارد و کلمه لا الله بادم بالا کشید و بدم ذاکر گردد و در فرو گذاشتن و بالا کشیدن نظر بر ناف دارد و ازانجا ذاکر گردد دهن بسته بحرکت زبان بدم ذاکر بود. چندان ذکر کند که دم ذاکر گردد و مستغرق ذکر بود ذکر حیات گردد و در بیداری و خواب ذاکر بود پاس انفاس حاصل شود و ملاحظه و واسطه رعایت کند این ذکر را یاران محمد مهدی میکند هر پاس انفاس بمحودم مشغول شود و دمسازي کند دم را بقوت بالا کشد و بمغز رساند چون تنگی نفس شود دم آهسته بگذارند چنانچه احساس آن دم نمود و این را تسکین نهند و امفاغ نام تعلق بمرشد دارد چون حرارت دم بمغز رسد منی گداخته در وجود آید و محشره نگرد و چون دم فروینه و بالینه بادم حیات جمع گردد شود و یک گردد که

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

مجمع البحرین ارشادت بدان دارد و آں مقام آبحیات است آنگاه روحانی گردد و عالم خیر و شر پیش آید و علم لدني و علمنان مزارن علما روئي بکشاید و عمر دارد گردد و با خضر علیه السلام ملاقات شود صاحب تصوف و صاحب روزگار گردد دریں کار ترک جمع و تجرید تعزیر شرط است و ذکر پاس انفاس ذکر شریف برکت عظیم دارد و ذاکر عارفانہ خدا است۔

ترجمہ:—

نکتہ تصوف از حضرت سچل سرمست

طالب حق کو چاھئے کہ اپنی صفات کو فنا کر کے اللہ کی صفات کے ساتھ باقی ھو جائے اور خودي کے درخت کو جڑ سے کھود ڈالے تاکہ اپنی ذات اور جملہ کائنات میں اللہ کی تجلیات اور نظاروں کا مشاھدہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ھے "ھوالاول ھوالاخر ھوالظاھر ھوالباطن" اے عزیز! طالب کو چاھئے کہ فنا کی کشتی میں بیٹھے۔ جاننا چاھئے کہ فنا کی کشتي کیا ھے۔ یعني لااللہ پس کل مشاھدات اور معلومات کو پستی سے بلندی تک بشمول ذات باخود لا میں سمجھے اور ھویت (ذات باری تعالیٰ) کے دریا میں سیر کرے اور اللہ کے اثبات میں غوطہ لگائے تاکہ بقا تک پہنچ جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ھے شھد اللہ از لااللہ الا ھو علم نحس کا قاعدہ یہ ھے کہ جب الا ھو پر آئے تو تمام موجودات کو

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

الا ھو کرے الا ھو باقی رھے اور ربوبیت کے تصور میں اپنے دل کو باغ باغ بنائے اور محبت کا پھل چن لے۔ اور اپنے روح کو توحید کے انوار سے منور کرے اپنے سر کو الوھیت کے اسرار سے ڈھانپ لے اور اخلاص کا تاج سر پر رکھے اور حضوری کا کمر بند کمر میں باندھے عبودیت کے سواری پر قابض ہو کر وحدہ کے میدان میں گھوڑا دوڑائے تاکہ مقام احدیت میں پہنچ جائے قولہ تعالیٰ قل ھو اللہ احد۔

اے عزیز! طالب کو چاھئے کہ اپنے دل کو توحید کے پانی سے نشو و نما دے اور اپنی روح کو ظہور حق کے انوار میں روشن کرے اور صانع کے دریا میں غوطہ لگائے تاکہ گوہر انسانیت و دانائی حاصل ہو اسلئے کہ روح کو جان کہتے ھیں جسکو جان کہتے ھیں وہ مقام محبوب کی ملکیت ھے بلکہ عین محبوب ھے۔

جان لے کہ اللہ کو تین طرح سے یاد کرتے ھیں۔ زبان سے دل سے اور سر سے۔ حدیث قدسی:۔ ان فی جد ابن آدم بمنفعتہ و فی مصنفعتہ قلب و فی القلب فواد و فی الفواد ضمیر سر وفی السر خفی و فی الخفی۔

اے عزیز طالب کو چاھئے کہ شھوانیت کو ویران اور غارت کردے شھوانیت شھر نفسانی کو کہتے ھین - شھر معانی کو شھر روحانی کہتے ھیں۔ پس طالب کو چاھئے کہ شھر روحانی کو آباد کرے نفس شیطان سے نجات پائے تزکیہ نفس حاصل کرے۔ نجاست دوئی کو قلب

pdf.tarikhema.org

mandegar.tarikhema.org

tarikhema.ir

tarikhema.org

ہے دور کرے اور یگانگی کے لباس کو پہنے ہمیشہ مشاہدہ حق کرے شکر میں رہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے فانما تولوا ثم وجہ اللہ۔

در اسرار پر پردہ محبت رکھے تاکہ محرم راز واقف اسرار محبوب ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے فانما تولوا فثم وجہ اللہ واسع علیم۔ وقال علی ولی اللہ کرم اللہ وجہ ماریت شیا الا ریت اللہ فیہ وما درایت شیا الا ہو۔

شعر غم دریائے تلخ کی مانند ہے کہ اس سے یکتا موتی پیدا ہوتے ہیں اور خوشی شیرین دریا کی مانند ہے کہ اس سے پھل باہر آتی ہے۔ کچھ لوگ نوبہار کے وقت رابعہ بصری رحمت اللہ علیہ کے پاس آئے اور کہا باہر آ تاکہ حق تعالیٰ کی صفات کو دیکھے۔ رابعہ نے ان سے کہا اے کوتہ بینو اندر آؤ تاکہ صانع کو دیکھ لو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ سفر ظاہر کی صفت ہے صفات دیکھنا اور سفر باطن صانع کو دیکھنا۔ جب اپنے من میں یار کی صفت کے جمال کو دیکھتا ہے تو پھر صائب اسکی گلی میں اسکا چہرہ نظر کیوں نہیں آئیگا۔

اگر تجھے ماں پانی سے ڈرائے۔ تو مت ڈر اللہ نیک و بد سب جانتا ہے۔

۱۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بطخ کا انڈا مرغی کے نیچے رکھا جب اسکا بچہ نکل آیا تو دریا کی طرف چلا مرغی نے ہر چند پانی سے لوٹانے کی کوشش کی مگر وہ نہ رکا پانی میں جا گرا۔ چنانچہ "کل شیٔ یرجع الاصلہ"۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۲ـ ایک مرید نے مولانا شیخ سعید فاروقی رحمت اللہ علیہ سے عرض کیا کہ خدا کو میں نے تلاش کیا نہیں پایا۔ پس فرما کہاں تلاش کیا اور نہ پایا۔ اس ایک ہی حرف میں واقف اسرار کر دیا۔

۳ـ ایک روز مولانا شاہ عبد الرزاق رحمت اللہ علیہ نے غوث الاعظم شیخ المشائخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ سے پوچھا کہ شریعت کیا، طریقت کیا، حقیقت کیا اور معرفت کیا ہے۔

فرمایا شریعت تو حق تعالیٰ کی اطاعت کیلئے تیار ہونا طریقت خود سے گذر جانا یعنی (فنا فی الذات ہوجانا) حقیقت خود کو خدا سے واصل کرنا اور معرفت دونوں جہاں میں اس کی ذات کو تصور کرنا۔

پس طالب کو چاہئے کہ مذکورہ عمل پر گامزن ہو۔

طالب اور مرید کو چاہئے کہ اسکی معنی دل میں جان کر اور خیال کو دل میں بھٹا کر مراقبہ میں بیٹھ جائے انشاء اللہ اطمینان کا پرندہ اسکے جال میں آ جائیگا۔

فرد قادر روئی مرید وھو علیم و سمیع ھوالبصیر ھوالحکیم۔

۴ـ اے عزیز! قلب کو تین چیزیں سخت کرتی ہیں۔ ایک بہت سونا، دوم بہت کھانا، سوم بہت گفتگو کرنا۔

۵ـ جنید بغدادی رحمت اللہ علیہ سے پوچھا کہ دل کب خوش ہوتا ہے کہا جس وقت کہ خدا دل میں ہو۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۶۔ نفس کو سوائے تین چیز کے نہیں مارسکتے۔ وہ ہیں خاموشی کے خنجر، بھوک کی تلوار، تنہائی اور ترک ھجوم کے نیزے سے۔

۷۔ کتاب بحر علوم میں بیان کرتے ہیں مچھر کی عمر تین روز مکھی کی عمر چار روز ٹڈی کی ایک سال چیونٹی اور بچھو کی پچاس سال نیولے کی نؤ سؤ سال کوے اور چڑیوں کی عمر ہزار سال ہوتی ہے۔

کلمہ لاالہ سانس کے ساتھ نیچے لیجائیے اور کلمہ لاالله سانس کے ساتھ اوپر کھینچیے سانس کے ساتھ ذاکر ہو جائیگا نیچے لیجانے اور اوپر کھینچنے میں نظرناف پر رکھے تو اس جگہ ذاکر ہوجائیگا منہ بند کرکے زبان کو حرکت دینے سے دم ذاکر ہوجائیگا اس طرح ذکر کرے دم ذاکر ہوجائیگا ذکر میں غرق رہے ذکر حیات ہوجائیگا سوتے جاگتے ذاکر ہوگا اس طرح پاس انفاس حاصل ہوگا۔ یہ ذکر محمد مہدی کے دوست کیا کرتے تھے۔ دوسرا پاس انفاس کیلئے محو دم میں مشغول ہو اور دمسازی کرے دم کو پورے زور سے اوپر کھینچے اور مغز پر پہنچائے جب دم گھٹنے لگے آہستہ آہستہ چھوڑے جیسے تکلیف محسوس نہ ہو اور مرشد کا تصور دل میں رکھے۔ دم کی حرارت مغز پر پہنچیگی منی پگھل کر وجود میں آئیگی محتلم منی ہوگی۔ جب دم نیچے اوپر دم حیات کے ساتھ جمع ہوگا ہے اور ایک ہو جاتا ہے اسکی طرف

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

مجمع البحرین کا ارشاد ہے۔ یہی مقام آب حیات ہے اس وقت روحانیت حاصل ہو جاتی ہے عالم خیر و سیر سامنے آتا ہے۔ علم لدنی علماء پر ظاہر ہوتا ہے عمر دراز ہو جاتی ہے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی ہے صاحب تصوف اور صاحب روزگار ہو جاتا ہے اس کام میں ترک جمع اور تجرید تفرید شرط ہے۔ ذکر پاس انفاس ذکر شریف برکت عظیم رکھتا ہے ذاکر عارف خدا ہے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

مناجات

از: دیوان آشکار

بادشاه ها خلعتی از عشق پوشانی مرا
جرعه از راه توحیدت بنوشانی مرا

بر در درگاه عالی روز و شب من سائلم
کن ز لطف خویش روزی دست افشانی مرا

هر کسی گوید که دشوار است راه عاشقی
از توجه خود کنی این راه آسانی مرا

صد هزاران طالبان باشند من یک نیستم
هست در کوئی تو کردن جان قربانی مرا

پر ز همت کن دلم را اے توئی صاحب کرم
از خیالات دگر یک بار برهانی مرا

آشکارا چون شده در دل تو عشقش جائگیر
خوشترین باشد هم از تخت سلیمانی مرا

ترجمہ ۱۔ اے بادشاہ مجھے عشق کی خلعت عطا فرما۔ اور مجھے راہ توحید کا گھونٹ پلا

۲۔ میں آپکے درگاہ پر دن و رات سائل ہوں۔ اپنے لطف و کرم سے مجھے سرفراز فرما۔

۳۔ ہرایک یہی کہتا ہے کہ عشق کی راہ دشوار ہے۔ لیکن اپنے کرم سے مجھ پر وہ راہ آسان فرما۔

۴۔ آپکے ہزاروں طالب ہیں، صرف میں ایک نہیں ہوں جو آپکی گلی میں سر قربان کرنے والے ہیں۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۴۔ اے صاحب۔ کرم میری دل کو اپنی نعمت سے بھر دے اور غیر خیالات سے میری دل کو پاک کر دے۔

۵۔ اے "آشکار" اگر تمہارے دل کے اندر اسکا عشق جانشن ہوا ھے تو یہ تخت سلیمانی سے بھی بہتر ھے۔

وفات حسرت آیات

یہ شاعر اعظم اور ولی کامل بتاریخ ۱۳۔ رمضان مبارک سنہ ۱۲۴۲ ھجری بمطابق سنہ ۱۸۲۹ع میں واصل بحق ہوئے۔ ھر سال ۱۳۔ رمضان کو آپکا عرس مبارک درگاہ شریف میں بڑی دھوم دھام سے اور عقیدت مندی کے ساتھ منایا جاتا ھے۔ جس میں اس کے عقیدت مند ہزاروں کی تعداد میں شرکت کرتے ھیں۔

ھندستان سے بھی انکے عقیدت مند ھرسال انکے مزار شریف کی زیارت کو آتے ھیں اور روحانی فیض حاصل کرتے ھیں۔ سچل سرمست نے روحانی عظمت اور فیض عام کے وجہ سے ایک لازوال مقام حاصل کر لیا ھے۔

همان دل است کہ پر از خزینہ عشق است
دگر فنا است مگر آں فنا نمی گردد

(آشکار)

۱۰۔ احمد مینشن۔ مال روڈ، لاهور
۸۔ جولائی ۱۹۶۶ع

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

گذارش

اس سے پہلے سندھی ادبی بورڈ کے طرف سے مولوی
محمد صادق صاحب نے سچل سرمست کا اردو کلام شایع
کیا ھے لیکن انکو شاید یہ خبر نہیں تھی کہ یہ اردو کلام
گذشتہ ڈیڑہ صدی پرانہ ھے لہذا آج کی اردو کے قابلہ میں
فرق ھونا ایک لازمی امر ھے۔ انھوں نے اپنی مرضی کے مطابق
سارے کلام میں زبان کی درستی کر کے اپنی قابلیت دکھائی
ھے جس سے کلام کا اصل لطف ختم ھو گیا ھے۔ اس لئے آپکا
اصل کلام دوبارہ شایع کیا گیا ھے۔ پرانے الفاظ کے معنی تحریر
کئے گئے ھیں۔

الفقیر
قاضي علي اکبر درازي

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

بسم اللہ الرحمان الرحیم

اردو کلام

نوٹ:۔ یہ کلام گذشتہ ڈیڑہ صدي پرانہ هے لهذا آج کی اردو میں فرق هونا ایک لازمی، امر هے۔

کافي نمبر ا۔

ترجیع بند: کہا کر سرّ انا هو کا۔ سرے میدان آؤنگا
گلی اب چھوڑ دلبر کی۔ طرف دیگر نہ جاؤنگا

۱۔ کہا جب سر انا سره۔ تو یہ معلوم هوتا هے
جہاں خلقت پاؤں نہیں پایا۔ وهاں کونتل کڈاؤنگا

۲۔ نرد کر سر چلاتاهوں۔ جو رکھہ کر خیال خانے کا
بساطے بره کی بازي بلاشک وه بناؤنگا

۳۔ دئی کا دین باطل هے۔ نکل باهر مذاهب سون
حکم بهی وحدت کا۔ چپ و راست چلاؤنگا

۴۔ وہی بسمع وہی ببصر۔ نشانی حق کی یہی هے
وہی ینطق صحیح کرکے۔ کلی، سر هم سناؤنگا

۵۔ مقرر هوں میسر هوں۔ قدم باهر نہ دهرتا هوں
ملامت بار باري هے۔ جو اب سر پر اٹاؤنگا

۶۔ کہا هے پیر یوں مجھکو۔ نہیں تم غیر حق هرگز
ولا موجود الا هو۔ نقاره یہ بجاؤنگا

۷۔ حکم هوتا هے جب مجھکو۔ بجاؤ نوبت اناالحق کي
اسی عالم میں برهے کا۔ تماشا تب دکھاؤنگا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۸- هو الظاهر هو الباطن- جو دونوں جگ میں حق ہوتا
کہا جو کچھ منصور سولی پر- وہی میں کہاؤنگا

۹- "سچل" ہے سر معنیٰ کا- جو جس دیکھا ہے تس دیکھا
عشق کی آگ میں یارو- دل و جان دم جلاؤنگا۔

کافی نمبر ۲-

ترجیع بند: اگر اپنا قدر جانو- سپہ سالار تم ہو گا
کیا اندر کیا باہر- ہمہ اظہار تم ہو گا

۱- عجب ہے بات باطن کی- بگوشِ دل سنو صاحب
یقین کے آو میدان میں- اصل اسرار تم ہو گا

۲- ہوینگے کب تک غافل- قدر نعمت اپنی سے
جو آپکو کر صحیح جانے- سوئی سردار تم ہو گا

۳- گمان کو چھوڑ کر دیکھو- دئی کو دور کر دل سے
جسکی طلب کرتے ہو- وہی تکرار تم ہو گا

۴- کیا کیا کام اسکندر- جو فاتح ملک لیجا تا
پکڑ لے ملک دل کا تم- سکندر وار تم ہو گا

۵- سولی پر جب چلے حلاج- فارغ ہوا وہ ہستی سے
کمر باندھو انا الحق کی- نظر نروار تم ہو گا

۶- رموز یسمع و بی یبصر- تحقیق میں صحیح کرتا
تعجب کیا؟ یہ سچ توئی- یکا یک یار تم ہو گا

۷- سچل کی ذات معلوم ہے- جو سمجھا وہی ہے تم
نہیں کوئی دوسرا دلبر- وہی دلدار تم ہو گا۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافی نمبر ۳۔

ترجیع بند: آج وے یارو آؤ۔ دیکھو تماشا یار کا
اس وقت میں ظاهر هوا۔ درشن میرے دلدار کا

۱۔ هاتھ لے شمشیر آیا۔ اور حسن کي فوجیں بهي ساتھ
کون آکر سر جهلینگا۔ تاب اس تلوار کا

۲۔ نینا کے ناز سے۔ دل هماري لٹ گئي
عاقبت میں ایک دن۔ دیکھونگے تماشا دار کا

۳۔ عشق کی آتش جلاوے۔ ایک پلک کونین کو
میں بیچاره کون هون۔ عاشق تیرے نظار کا

۴۔ کهہ اناالحق شوق سے۔ منصور سولي پر چڑها
کتلي مدت سے هے "سچل"۔ طالب اس خمار کا

کافی نمبر ۴۔

آئو سنو اے یارو۔ هے عشق انتظاري
آرام نهین پل بهر۔ هردم هے بیقراری

۱۔ هے زار زار رونا۔ یه کام عاشقوں کا
گاري گلے میں هردم۔ عجز و نیاز زاری

۲۔ کیا خویش کیا قبیلہ۔ سب سے جدا هوا هون
میں بهی اٹهایا سر پر۔ برهے کا بار بهاری

۳۔ بهی هاتھ سے صنم کو۔ چهٹکے خدنگ خونی
عاشق کو آ لگا هے۔ ناگه گلے میں کاری

۴۔ شاه عشق چڑها هے۔ دیکها "سچل" تماشا
میرا عقل دیکهنے سے۔ یکبار هوا فراری

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافی نمبر ۵-

حق پاک ھے حق پاک ھے۔ حق خالق۔ اخلاق ھے
گہ خوٗرم و بیباک ھے۔ کہیں وھی غمناک ھے

۱- کب وحی پر فرمان ھوا۔ میرے یار پیارے کو لے آ
صد ناز و عزت سے بلا۔ وہ صاحب۔ لولاک ھے

۲- کب شرع واعظ کہتا ھے۔ کب مئخانہ وچ رھتا ھے
کب خاک غلطاں بہتا ھے۔ کب دست در فتراک ھے

۳- کب شہ حسین کب شہ حسن۔ کب انکے ریگن پیرھن
کب سرخ کب سبزہ بدن۔ کب وہ خوش پوشاک ھے

۴- ھر جا ظہور یار ھے۔ سب میں "سچل" اسرار ھے
دیکھا جس نے اظہار ھے۔ اسکا جگر صد چاک ھے

کافی نمبر ٦

اے یار جب سر دیویں۔ تیرا نام تب عاشق ھوا
منصور اول سر دیا۔ تب سے سارا انا الحق ھوا

۱- اس عاشق اناالحق کا۔ نعرہ لگایا آکے
سر اپنا ظاھر کیا۔ ھرطرف سے تارک ھوا

۲- طالب ھوویں جب یار کا۔ آ تو عشق کے میدان میں
عاشق اسکو ھم کہوں۔ جو تیغ سے دو تک ھوا

۳- عشق میں رونا زار زار۔ نا خواب نا آرام ھے
جس دل سے برھا لگا۔ وھی لا تعلق ھوا

۴- پیر مغاں کے آستان پر۔ پڑا رہ تو اے "سچل"
تجھکو کیا پرواہ ھے۔ تیرا پیر عبد الحق ھوا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافي نمبر ۷

مجھکو تیرا جادو لگا۔ نا صبر نا آرام ھے
تیرے طرف سے اے صنم۔ نا خط نا پیغام ھے

۱۔ آتش لگائی جان سوں۔ فریاد پر فریاد ھے
مرتاھوں تیرے ھجر میں۔ سر سوز کی صمصام ھے

۲۔ اس حال اپنے کی خبر۔ کسکو سناؤں اے سجن
جنجال ھے یہ زندگی۔ مرنے میں میرا کام ھے

۳۔ یا مکھ سے برقعہ دور کر۔ یا خون تیرے گل ھوا
تم ھیں بہا میرے خوں کی۔ مجھکو یہی الہام ھے

۴۔ آنکھیں جادوگر تیریاں۔ جس نے میری دل لوٹ نیتی
پھر پڑے زلف کے پیچ میں۔ "سچل" دلوں کا دام ھے

کافي نمبر ۸

بنا کر آدمی صورت۔ سارا مظہر خدا ھوگا
کبھی کرار حیدر ھے۔ کبھی شاہ مصطفي ھوگا

۱۔ کبھی فرعون کبھی موسيٰ۔ چڑھا تھا طورسینا پر
کبھی کافر کبھی ملحد۔ کبھی وہ اولیا ھوگا

۲۔ کبھی یعقوب کبھی یوسف۔ کبھي عاشق زلیخا ھے
کبھی ھے مصر میں بکتا۔ کبھی خود بادشاہ ھوگا

۳۔ کبھی خادم کبھی مرشد۔ کبھی ابر کبھی قطرہ
کبھی صاحب ملامت ھے۔ کبھی وہ رھنما ھوگا

۴۔ "سچل" یہ سچ کھتا ھے۔ تیرے ھی بیچ میں یارو
وھی اندر وھی باھر۔ وھی ارض و سما ھوگا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافي نمبر ۹

آدم جسکا نام۔ مولی کون کھائینگا
پریم گرو دھم دھام۔ باتیں برہ بتائینگا

۱۔ انا احمد بلا میمی۔ آپ کریمی آپ رحیمی
آپ کر کے قتل عام۔ منکر مـــار منائیگا

۲۔ اول ھوندے بچہ ایانے۔ پھر ھوندے پیر سیانر
زیرک مست مدام۔ سہسیں رنـگ رچائیگا

۳۔ خود ھر شریعت اندر شامل۔ کفر اسلام کے خود ھے مائل
خود گنـگا خود ھرنام۔ حاجي بن بن آئیگا

۴۔ کوچک شہر درازیں تھانہ۔ گرو داھے وھاں میخانہ
خود ھے آری جام۔ "سچل" نام بتائینگا۔

کافی نمبر ۱۰۔

آیا وہ یار آیا۔ کہتا ہوں حمد اللہ
رخ دوست نے دکھایا۔ کہتاھوں حمد اللہ

۱۔ اس حال نا تواں کی۔ پرسش بہت تھی اسکو
مجھکو گلے لگایا۔ کہتا ھـون حمد اللہ

۲۔ غفلت کے خواب اندر۔ دن رات میں پڑا تھا
برھے نے ھی جگایا۔ کہتاھوں حمد اللہ

۳۔ معشوق کی نظر سے۔ دل خوش ھوئي ھے میری
فرقت کا غم مٹایا۔ کہتا ھوں حمد اللہ

۴۔ پہچان اے "سچل" تو۔ صورت خیال والی
مـــرشد نے یہ بتایا۔ کہا ھوں حمد اللہ

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافی نمبر ۱۱-

سنو رے آج سر مورے- برہ باران آیا ھے
کرم کر کے صدف اوپر- ابر نیسان آیا ھے

۱- زلیخا کے طلب سیتی- تمنا ملھ وکاس کي
مصر بازار میں چنچل- کنون کنعان آیا ھے

۲- برہ لاون کی خواھش سے- ظھورہ کر وھی بیچون
اسی جگ میں وہ ساجن- بن انسان آیا ھے

۳- لٹک نے زلف دلبر بند- چیرا سر پر گلابی کا
قتل کے عاشقاں سیتی- جو کر طولان آیا ھے

۴- تجلی دیکھ کر موسیٰ- ھوا مدھوش مستی مین
شعاع . شمع کے اوپر- پلٹ پروان آیا ھے

۵- "سچل" کر گوئی سرمیدان- سری آگے سریجن دھر
ھلاں کر حسن دیاں دلبر- سرے چوگان آیا ھے

کافی نمبر ۱۲-

خاص خداوند ھے- پاک خداوند ھے
گاھے شرف بو علی- گاھے ابیچند ھے

۱- گاھے وہ آسودگي- گاھے پراگند ھے
گاھے گریان سوزان ھے- گاھے خندان خند ھے

۲- گاھے وہ شھباز شاہ- گاھے وہ مروند ھے
عرب عجم روم شام- گاھے وہ سندہ ھے

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۳- راه حقیقت یهي هے- فکل نہ کوئي فند هے
گاهے وه بے قید هے- گاهے وه در بند هے

۴- سچل کهیں ساکن نهیں- هرجائي وه باشند هے
پیر عبد الحق میری- جان اور جند هے

کافي نمبر ۱۳-

دل میری ویران هوئی- یار سیلانی هوا
زاهدا اس دل میري پر- داغ صنعانی هوا

۱- نهیں جمعیت دل میری کو- هجر کي هیهات هے
اب دیوانہ هو پهروں- کس جائی پر جانی هوا

۲- هے یہ غنیمت مجھ کو- یارو، دوستی دلدار کی
میں بیگانہ هو رهوں- جب یہ جگ فانی هوا

۳- ایک پلک میں درشن پایا- پهر اس سے لیا فراق
یہ وصالت یار کی- جوں ابر آسمان هوا

۴- هو گداگر میں پهروں- اب یار کیتے دربدر
کس گلی میں کب جو دیکهوں- سیر سلطانی هوا

۵- شرط مردي کا یہ هے- مرنا اس کی طاب میں
سر "سچل" کا اس گلی میں- کار قربانی هوا

کافي نمبر ۱۴-

هاتھ پر لعلی لگائي- آج کیسا دن هوا
وه لٹک نے زلف- چیرا سر اوپر سوسن هوا

۱- یہ کہا معشوق، اے مور کهہ- بره سے بے خبر
هاتھ میں تلوار هے- تیرا کهاں تن من هوا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۲- عاشقاں ھم قتل کیتا۔ ھاتھ سے لھو لگا
جب اول سر دیونا ھے۔ تب میرا درشن ھوا

۳- خون جگر ھے عاشقاں کا۔ تس میں میں، چمرا رنگا
میرے ھاتھ سے جسکی شہادت۔ تسکون کیا کفن ھوا

۴- زلف ھے زنجیر میرے۔ دام کیتے عاشقان
جو آوے اس دام میں۔ وھی وھاں مدفن ھوا

۵- آج دن ھے دیکھنے کا۔ اب میں کھولا ھے نقاب
نام جو تیرے اوپر۔ وھی "سچل" سمجھن ھوا

کافی نمبر ۱۵-

اس چشم میری ایسا۔ اسرار دیکھا تھا
بیچ ابر کے آفتاب کا۔ انوار دیکھا تھا

۱- جس نور کی تجلی۔ سارا طور جلایا
اس دل کی گلی میں وھی۔ چمکار دیکھا تھا

۲- جس جائی سے علمائوں نے۔ پرھیز کیا ھے
تسی جائی میں اسی نور کی۔ جھلکار دیکھا تھا

۳- از دیکھنے ھادی کے۔ سارا کام میرا تھا
اس صورت مرشد کی میں۔ دیدار دیکھا تھا

۴- جیسے سورج کا نور۔ بھر جائی ھے برابر
تیسے ھر مظھر میں اسکا۔ انظار دیکھا تھا

۵- کہہ کلمہ انا الحق کا۔ یک بار یقین سے
منصور اس اسرار اوپر۔ دار دیکھا تھا

٦- تس بحر میں "سچل" آیا ھے۔ جسے کوئی نا کنارہ
اس بحر میں عشاق۔ نگوسار دیکھا تھا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافي نمبر ۱۶۔

ساجن پیالا پریم کا۔ مجھکو پلا گیا
دست میں صراحی رهگئی۔ ساقي کجا گیا

۱۔ نه تهي امید دل کو۔ جسي کي اے سجن
دل کو دلاسا دیکر۔ جاني تنها گیا

۲۔ زخمي هوا یه بخشو۔ لاچار هوں بڑا
جاني کمان کشکرِ۔ جنگي چلا گیا

۳۔ دلبر جو دل کو لٹکے۔ پائے نه مڑ کے جهاتي
مجنوں مجھکو کر کے۔ جاني بهلا گیا

۴۔ طاقت نه رهي ملن کي۔ "سچل" جو بولتا نهیں
زخمي جگر کو کر کے۔ دارون پلا گیا

کافی نمبر ۱۷۔

آنکهیں کے ناز تیرے۔ مجھکو غلام کیا
تمارا عشق میں نے۔ پیشوا امام کیا

۱۔ کس کوں آگهه میں کروں۔ اس حال اپنے کی
تمارے درد مجھکو۔ سجن تمام کیا

۲۔ تیریاں نے دیکهه بے پرواهیاں۔ سنو اے صنم
اپنے گوش پر انگلیاں۔ خلق خاص عام کیا

۳۔ کیا ٹهکانا میرے۔ دل پر عشق تیرے
عقل علم اور سنت۔ فرض سلام کیا

۴۔ شکر کروں میں هردم۔ صد بار الحمد الله
"سچل" کو عشق تم نے۔ اپنا انعام کیا

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

کافي نمبر ١٨

کرتاهون اے سریجن۔ اس باب شکر الله
تیرے بره نے کیا هے۔ بیتاب شکر الله

١- دیکهن سے نین خونے۔ حیرت میں هو رها هوں
بے آرام تونے کیتا۔ بیخواب شکر الله

٢- کیا قول کیا سپاره۔ کیا ورد کیا وظیفه
شد جزم بهول گئے۔ اعراب شکر الله

٣- وحدت کا اڑ کرے آیا۔ شهباز دل میری پر
ساری هی ٹوٹ گیا هے۔ آداب شکر الله

٤- ظاهر کیا جو باطن۔ باهر اندر هي تم هو
"سچل" سپرد کیا تجهکو۔ هر بات شکرالله

کافي نمبر ١٩

بناکر آدمی صورت۔ سراسر خود خدا هوگا
کبهی یونس کبهی یوسف۔ کبهی وه مصطفيٰ هوگا

١- کبهی ماتم زده وهی۔ کبهی هے بیچ عشرت کے
کبهی اسم حسن هوگا۔ کبهی شه کربلا هوگا

٢- کبهی صاحب عظم هوگا۔ کبهی هستا کبهی روتا
کبهی عیسيٰ کبهی موسيٰ۔ کبهی وه مرتضيٰ هوگا

٣- کبهی لیریاں کبهی گودریاں۔ کبهی اطلس حریر هے
کبهی درویش کبهی پیاده۔ کبهی وه بادشا هوگا

٤- کبهی روتا کبهی هستا۔ کبهی سکه دکه بیچ هوتا
کبهی بد خواه بد نیت۔ کبهی وه آشنا هوگا

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

۵- کبھی هے موج لک لهریاں- کبھی کڑتا کبھی بهتا
کبھي دریا کبھی کشتي- "سچل" وہ ناخدا ہوگا

کافی نمبر ۲۰-

نئے تمہارے ناز نے- میری دل کو کئی اسرار کیا
میرے پاس آئو اے سجن- مجھکو برہ بیمار کیا

۱- تیرے غمزے سے اے صنم- بے جان ہوں بے جان ہوں
خونی حسن کو دیکھ کر- تیرا عشق میں اختیار کیا

۲- تس دن دلاسے دیگئے- تم هم سے هیں، میں تم سے ہوں
وهی پال اپنا اے سجن- مجھ سے جو تم اقرار کیا

۳- در در پھروں اس درد سے- هئے هئے نمانا ہوکے
دل هاتھ سے میری گئی- تم نے گلے کا هار کیا

۴- وہ تار تیرے زلف کی- عاشق پڑا هے پیچ میں
اسکا نہ پھر چھوٹن ہوا- "سچل" شکر صد بار کیا

کافي نمبر ۲۱-

هاتھ پر لائی لگائی- آج کیا اسرار هے
عشاقاں اب قتل هوتا- رت سیتی تلوار هے

۱ هاتھ میرے رت لگانا- عشاقاں کے قتل میں
تم بھي آئو سر دیوو- جب عشق تو اختیار هے

۲- سر تمہا چھوڑ- میرے پاس آ یکبار سے
یک نگہ واصل کروں- میرا بھی اقرار هے

۳- ہو پتنگ "سچل" پریم کا- پڑو حسن کی شمع میں
چوں خلیل اللہ پر- اوئی آگ کل گلزار هے

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافي نمبر ۲۲-

تيري آنکهون کا مجهکو- یهی انتظار هونا
تيری مکهه ديکهن کے کيتے- دل بيقرار هونا

۱- اس دل میں عشق تیرے- وه شور شر مچایا
تیرے هجر سے رونا- مجهکو بار بار هونا

۲- سولي اوپر چڑها هے- منصور اس درد سے
پینے شراب سیتے خوني خمار هونا

۳- چشمان تیریان شکاری: مجهکو قتل کرینگے
مجهکو عشاقان کا- شوق و شکار هونا

۴- تجهه بن نهیں کوئی طاقت- مجهکو اے سریجن
روز ازل سے یون- میں بے اختیار هونا

۵- عاشقان کی آه سیتي- تجهکو کناره لینا
یهی آگ عشق کی مین- شور و شرار هونا

۶- "سچل" بیچاره کیا هے- آشفته تو صنم کا
عاشق تیرے درشن کان کوئی لک هزار هونا

کافی نمبر ۲۳-

تیرے ملن کے کیتے- میں منتظر هوا هون
بے زر غلام تیرا- میں سر بسر هوا هون

۱- پهر دیکهه طرف میرے- تجهه بن پهرون اداسي
تیرے لئے گداگر- میں در بدر هوا هون

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۲- روتا تیرے هجر میں- دن رین همن هونا
حبـــل الورید هستي- هم بے خبر هوا هون

۳- امید هے فضل کی، تجھ میں هی عاشقان کو
لا تقنطو من رحمت- میں بے خطر هوا هون

۴- دوری یہ همن جاتی- کوئی دم نہ دور تم هیں
تیرے کرم کی سیتی- دم در نظر هوا هون

۵- فریاد اے سریجن- سن نام، خدا "سچل" کی
آ دیکھ حال میرا- کہ اندر شرر هوا هون

کافی نمبر ۲۴-

میرے پاس کہہ اے قاضیا- کیسا تمهارا کام هے
تجھکو کتابوں کی خوشي- مجھکو سارا ماتام هے

۱- بالیں کتابوں کا ورق- عاشق عشق کی آگ میں
میرا نام ایک یاد کر- یہی دوست کا پیغام هے

۲- اسکے هجر مجھکو لیا- کہتے هو تم کتاب پڑه
میرے گھر اس محبوب کے- آنیکا آج انجام هے

۳- ایک دم بسارن یار کوں- نہ عاشقوں کا کام هے
سجده سهو اسکو نهیں- جسکا عشق امام هے

۴- وه نیک نامی تـم لیئے- اے عشق سیتی بے خبر
تیری جماعت کے آگے- بـــرها سارا بدنام هے

۵- یہی درد سر مطلب هوا- مرشد مجھکو یوں کہا
بن عشق "سچل" یار کے- کیا کفر کیا اسلام هے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافی نمبر ۲۵-

برھا ھے سارا مشکل بازی۔ کون رے ھاتھ لگاویگا
بے سروپا یگانا ھوکر۔ عاشق اس جا آویگا

۱- عشق کی یہ نشانی پھلی۔ دین کفر کو اڑاویگا
جسکا ھاتھ پکڑلیا برھے۔ تس کا سر کٹاویگا

۲- عشوہ عشق یہی ھے یارو۔ سولی پر چڑھاویگا
دیکھنا ھے اب اسکے پیچھے۔ کیسا رنگ بناویگا

۳- دنیا کے میدان کے اوپر۔ کوتل عشق کڈاویگا
سچل سوز فراق دیاں فوجاں۔ پتے پتے برہ بچھاویگا

کافی نمبر ۲۶-

تیرے درد مجھکو جانی۔ یوں بے خبر کیا ھے
مجروح میری دل کو۔ تیری یک نظر کیا ھے

۱- نا حق مسافروں سے۔ نینا کیتی لڑائی
ھم نے گواہ اس پر۔ سارا شھر کیا ھے

۲- ابرو کج کمانا۔ مژگان خدنک باران
ھم نے جو تس کے آگے۔ سینہ سپر کیا ھے

۳- طالیس کیا افلاطون۔ لقمان بند ھوتا ھے
تیرے زلف اسی سیتی۔ کیسا قھر کیا ھے

۴- میری گلی میں آئو۔ دے دو صنم دلاسے
تیرے واعدے مجھکو۔ یوں منتظر کیا ھے

۵- اتنی جو بے نیازی۔ ساجن نہ کر "سچل" سے
کب اس گلی میں تم نے۔ کس دن گذر کیا ھے

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافی نمبر ۲۷-

مجھکو جو مارتی ہے۔ جانا تیری جدائی
دلبر تیرے ھجر سے۔ در در کروں گدائی

۱- در در پھروں دیوانہ۔ تیرے فراق سیتی
مجھ پر تمام کی ہے۔ یوں خلق نے رسوائی

۲- دو چہار دن وصل سے۔ دو چہار دن فراقی
سیکھا تو کس سے جانے۔ یھی رسم آشنائی

۳- لٹا کے دل پڑا ھے۔ "سچل" تیرے شہر میں
اسکے اندر میں تیری۔ نوبت برہ بجائی

کافی نمبر ۲۸-

اس درد سوں رے تجھ کو۔ ساری خبر پڑیگا
درد عشق سوں رے "عاشق۔ سولی اوپر چڑیگا

۱- دیکھ حسن عاشقاں کو۔ دیوانگی جو ہوئی
بہ پیچ زلف کے میں۔ دل عشق سے اڑیگا

۲- شاہ۔ حسن چڑھا ھے۔ نازوں کے فوج سیتی
غمزے کا وہ اٹک کر۔ عاشق سے اب لڑیگا

۳- برھے کا بادشاہ۔ جب دل پر مکان کرتا
اسلام کفر کو تب۔ بھی تاب ساں تڑیگا

۴- نینا کے دیکھنے سے۔ آھو خجل ہوتا
کیا چاند کیا ستارے۔ کورنش "سچل" کریگا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافی نمبر ۲۹-

بیمار ہوں تیرے برہ کا۔ چھوٹن میرا مشکل ہوا
یہی درد میرا دیکھ کر۔ افلاطون لا یعقل ہوا

۱- یہی درد تیرے عشق کا۔ مجھکو غنیمت ہے صنم
وہ جون اندھیری رین میں۔ مشکل کشا مشعل ہوا

۲- جس سے فلک نے کل ملک۔ درتی یون کیتی اِبا
وہی بار باری برہ کا۔ آدم اوپر نازل ہوا

۳- اے یار تم آتا نہیں۔ مجھ پر شفا بخشی کرو
اس درد میری کی، دوا۔ آوٹ تیرا یک پل ہوا

۴- جب درد غم دل کو لگا۔ اسکی دوا پوچھن نہیں
اس درد سے سارا "سچل"۔ مقصد تیرا حاصل ہوا

کافي نمبر ۳۰-

قاضی تجھکو کیا کہوں۔ جو یار موجدار ہوا
یار موجدار ہوا۔ بحر لہردار ہوا

۱- الف کي گدڑی میں۔ اور کوئی دیدار ہوا
جنہاں دل دھیان لایا۔ تار میں ہوشیار ہوا

۲- سرخی لعل لبوں پر۔ رخ محراب ہوا
یا تو وہ مست ہوا۔ یا تو خلعت دار ہوا

۳- "سچل" وہی نام کرکے۔ آیا اس چوگان میں
سولی پر مست ہوا۔ یا تو ہسوار ہوا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافي نمبر ۳۱-

سجن چا بار برهے کا- اس عالم میں آیا هے
سیه لیلی سفیدي کا- برابر رنگ بنایا هے

۱- کبھی مومن کبھی مسلم- کبھی کافر کہایا هے
کبھی ملا کبھی قاضی- کبھی برهمن بلایا هے

۲- نہ جانے اس معما کو- کس نے کس کو بھلایا هے
خلق الانسان علی صورته- یہ کسنے سنایا هے

۳- دیکھو منصور هو کر کے- سولی پر سلایا هے
زلیخاں هو کر یوسف پر- مصر میں دھم مچایا هے

۴- "سچل" کے صنعت میں- یهی انچھرا الایا هے
کوئی سمجھے لکھاں وچوں- رمز ربی رلایاهے

کافی نمبر ۳۲-

کانگے مجھکو خیر کیتی- اب یار میرے گھر آویگا
آویگا ول جاویگا- پھر تجھکو بره بچھاویگا

۱- یار غیور ضرور اول سے- عاشق کو آزماویگا
پہلے مکھ د کھالے ول ول- سیتی هجر آڑاویگا

۲- دم دم دوست دلاسے دیکر- پیالا سوز پالاویگا
کس دن آپ د کھا ویگا- پھر کس دن آپ چھپاویگا

۳- "سچو" تجھکو دلبر اپنا- آپ دیدار د کھاویگا
جب تب اول آخر ساجن- پاؤں تیرے در پاویگا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

کافي نمبر ۳۳۔

حیران کیا حیران کیا۔ مجھکو حسن حیران کیا
میری دل کو کس واسطے۔ پریشان کیا پریشان کیا

۱۔ وہ ناز غمرے کا لٹک۔ چاڑھیا دلبر سر میرے
جادو لگا پر دل میرے۔ جادوگرے مستان کیا

۲۔ زلفان سجن میرے گل پڑے۔ پیچان پیچ کاریھر ہوا
مکھ کیون چھپایا تم مجھے۔ تیری دوستی دیوان کیا

۳۔ منصور یا سرمد کہوں۔ یا شمس تبریزی کہوں
تیرے اس گلي میں داستان۔ سر جان میں قربان کیا

۴۔ "سچل" نمانا کون ھے۔ دعوی کرے تیرے عشق کی
واہ واہ اس مسکین کو۔ تیری دوستی سلطان کیا

کافی نمبر ۳۴۔

دلبر کے در اوپر۔ میں دیوانہ ہو رہا ہوں
یار وے اس جہان سوں۔ بیگانہ ہو رہا ہوں

۱۔ ویکھن سیتي فہم عقل۔ ہم سوں اڑگیا
وہ زلف پیچ و پیچ میں۔ مستانہ ہو رہا ہوں

۲۔ معشوق آج سر پر۔ چیرا بناکے آیا
میں اس حسن شمع پر۔ پروانہ ہورہا ہوں

۳۔ آج یار کون جو۔ تیر وساون دا خیال ھے
سینہ "سچل" مہرکر۔ نیشانہ ہو رہا ہوں

pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

کافی نمبر ۳۵-

کس نوں میں کہہ سناواں- میرا یار ہے خیالی
میرا حال پوچھتا نہیں- ہے اصل لاوبالی

۱- آؤ سنورے سیاں- وہ وہ یار میرے
دلیاں کے لوٹنے کی- کیتی ہے استعمالی

۲- کجلے آنکھوں کوں- دلبر لالی کا رنگ لگایا
کیتا ہے پر پیالی- داروں کی پر تکالی

۳- آیا جو نظر بسیھر- مجھکو رے پیچان پیچی
گل پر لٹک رہے ہیں- ظالم کے زلف کالے

۴- وہ عشوہ ناز سیتی- آتا ہے عاشقاں پر
مدہوش ہورہا ہوں- بھی دیکھ چست چالی

۵- بیچارہ ایک نہیں- میں آشفتہ اس صنم کا
کتنے ہوتے ہیں حیراں- دیکھ حسن لایزالی

۶- کب مہر سیتی آوے- کس دن میری گلی میں
دن رین در اسی کے- ہے سگ "سچل" سوالی

کافی نمبر ۳۶-

کیا کروں میں جو- میرا کوئی اختیار نہیں
ہائے ہائے پاس میرے- آج وہ دلدار نہیں

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

۱۔ مجھکو اس ہجر لیا۔ دیدون کسی کو فریاد
ہائے ہائے حال میرے۔ جو یکدل یار نہیں

۲۔ نبض دیکھنے سے۔ افلاطون سون لیا بے خبر
ہوء ہوء کرنے رہا۔ مست سو ہوشیار نہیں

۳۔ یار بن ہے زندگی۔ ایسی مجھکو عذاب
خاک ہے دیدہ اسیر میں۔ جسے دیدار نہیں

۴۔ یوں کہا یار "سچو"۔ تجھکو میرا درد نہیں
رو رو نے ھمنے پڑا ہوں۔ تب بھی اعتبار نہیں

سرائیکی کلام نمبر ۳۷

محمدی مظہر دے وچ ہویا نور نظارا

۱۔ حق ظہور تھن وچ ہویا۔ سڄ تون یار پیارا

۲۔ ہرگز بے کنہن طرف نہ وریں۔ دیکھ اتھاں وڈجارا

۳۔ وچ مونارے محبت والے۔ سج چنڈ سو مونارا

۴۔ ذرے ذرے تون جھاتی پاویں۔ دیکھیں نور نظارا

۵۔ آپ تون جان سجان انہیں کو۔ ہوش رکھیں ہوشیارا

۶۔ خودیء کنوں تو بے خود تیویں۔ عین ہووین اظہارا

۷۔ اسم جسم کو ویکھ کر ہٹ۔ پل گیا جگ سارا

۸۔ قدمان ہیٹ پہلے سر دھرنا۔ تا کل پوئی سر سارا

۹۔ اندر اھو بادشاہ بولیندا۔ "سچل" محل مونارا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

سرائیکی کلام ۳۸-

نانک یوسف فقیر طالب سچل سرمست

—ھ—*—ھ—

ترجیع بند: پرت پال تم داتا۔ ننگ ڈال تم ھیں
هم کون بیچاری ڈاري۔ عرض هے حضور میں

۱- تم سدا ننگ ڈال لعل۔ فقر کی لاج پال پال
درد کا احوال حال۔ دل سنو دستور میں

۲- لعل تیرے در کی لوري۔ دامن پکڑي هم جو تیري
پرتئون رکھیں لاج موری۔ کر مهر نظر نور میں

۳- ورد هے تمھارا نام۔ دم بدم هے صبح شام
کهتی هوں میں رام رام۔ تار تن تنبور میں

۴- سن سنو کرنا یہ غور۔ عاشقان میلیں طور
مجنو کی هے دل کی دوڑ۔ رکھ محبت مذکور میں

۵- "نانکا" ارداس هے۔ داسون تجهے کا داس هے
"سچل" کا پرواس هے۔ رکھ رحمت پرتپور میں

پرت پال = دوستی رکھنا   پرواس = سهارا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

در ثنا پیر مغان

۱- ارادتمند آن پیر مغانم
بجز پیر مغان دیگر ندانم

۲- مریدم آستانه بارگاهش
منور از درش دل چشم جانم

۳- ثواب و جرم شد محو "آشکارا"
شکر الله که در بیت الامانم

۱- میں پیرمغاں کا ارادتمند ہوں۔ اسکے سوا کسی کو نہیں جانتا۔

۲- میں پیرمغاں کے بارگاہ کا مرید ہوں۔ جسکے نظر نظر پڑتے ہی قلب اور روح کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔

۳- اے "آشکار" ثواب اور گناہ کا دور ختم ہوگیا۔ اب اللہ کا شکر ہے کہ میں امن و حفظ کے مقام پر ہوں۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

معنيٰ

لفظ	معني
سر اناهو۔	يه حديث شريف هے الانسان سري وانا سره انسان الله کا راز هے اور الله انسان کا راز هے۔
کونتل کڈائونگا۔	گهوڑے کو دوڑائونگا
بساط	تخته شطرنج کا
نرط	شطرنج کي گوٹي جس طرح شطرنج ميں خانے کا خيال رکهکر گوٹي چلائي جاتي هے اسطرح ميں اپنا سر چلاتاهوں۔
دئي	دو سمجهنا
سوں	سے
چپ و راست۔	دائيں اور بائيں
برهے کا	عشق کا
بار	بوجه
	بهت۔ بهاري
همن سوں	هم سے
سرجهلينگا	برداشت کرينگا
دار	سولي

لفظ	معني
کتلي	کشتي
خدنگ	تير
چهٹکے	چهوٹ گئے
رستے سے	ڈوري سے
کاري	حل کرکے
کاري	پوري طرح اثرانداز هونے والا
فتراک	گهوڑے کي زين کے دونوں طرف شکار باندهنے کے بند
چاک	ٹکڑے
سر ديويں	سرقربان کرنا
دوتک	دو ٹکڑے
لوٹ نيتي	لوٹ ليا
تيرے هي بيچ ميں يارو	يار تيرے اندر پوشيده هے
کوچک	چهوٹي سے گلي
آري چام	الله
برهے نے	عشق نے
سيتي	ليے
چنچل	دوست

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

معني	لفظ
باندھا	بندا
بکنا	وکامن
لگانا	لاون
کرے پاس	کنوں
واپس	پلاٹ
پروانہ	پروان
حملہ	ھلاں
حسن کا	حسن دیاں
سخت	کاري
گیند بال	گوئي
میدان میں	سر میدان
میدان	چوگان
مفلس	پراگند
کوئی تفاوت نہیں ھے	فکل نہ فند۔
آزاد	بے قید
قید میں	در بند ھے
خوش خورم	خندان خند
دنیا۔ جھان	جگ
کیلئے	کیتے
چوٹی	زلف
پٹکا	چیرا

معنی	لفظ
خون لگا	لہو لگا
دینگے	دیونا ھے
پٹکا رنگ لیا	چیرا رنگا
مرشد	ھادي
سر جھکانا۔ شرمندہ ھونا	نگوسار-
کسکے کمان میں تیر ڈالکر کھینچ کر شکار کرنے کیلئے تیار کرنا	کمان۔
لوٹ کر	لٹکے
پلٹ کر	مڑ کے
آنکھوں	نین
درمیان	بیچ
ٹھنڈے کپڑے	لیڑیاں
پھٹے کپڑے	گودریاں
بجا لانا	پال
ناز	غمزہ
اقرار سر انجام کرو	اقرار پال
چکر لگاؤں	پھروں
ادھر اودھر	ھتے- ھتے
خاکسار۔ منکسر مزاج	نمانا
garland پھولوں کا ھار جو گلے میں پہنتے ھیں	ھار

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

لفظ	معني
شرط مردي كا يه هے۔ وه مرد كہا جاتا هے جو دوست كيلئے سر قربان كردے	
چھوٹن	آزاد هونا
پيچ	پھندا۔ جال
لالي	لعل رنگ
رت	خون
سر ديوو	سر دينا
پڑو	گر جاۓ
چشماں تيرياں۔	تمهاري آنكھيں
شكارى	شكار كرنے والا
سريجن	دوست
رين	رات
همن	همارى
باليں	جلادو
بسارن	بھولنا
برها	عشق
بن	سوائے
عشوه	چال
فراق دياں فوجاں	فراق كے افواج

لفظ	معني
پے پے	ايک كے بعد دوسرے
مژگاں	پلک
سوں	سے
پون	هوا
ابا	توبه
كورنش	نياز
درتي	زمين
آون	آمد
گدڑي	بازار
ڌيان لايا	توجه ديا
چا	اٹھا كے
انجھرا	آنسو
لكاں وچوں	لاكھ آدمي آدمي سے كوئي كوئي يه بات سمجھينگے
كاريهر	كالا سانپ
تير وساون دا	تير برسانے كا خيال هے
بسيهر	كالا سانپ۔

نوٹ: صفحه نمبر ۸۴ كے بعد تلقين اور اردو ترجمه كے ۱۰ صفحه بغير سيريل نمبر كے ان صفحوں ميں شامل نهيں هيں، وه ۱۰ صفحه ان ۱۱۴ صفحوں ميں شامل كرنے سے كتاب كے صفحوں كا مجموعي تعداد ۱۱۴ + ۱۰ = ۱۲۴ هے۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

mandegar.tarikhema.org

tarikhema.ir

هي ڪتاب قاضي علي اڪبر درازي نے "همدرد" پرنٽنگ پريس
سکهر سے ڇپرائي ڪري روهڙي سے شايع ڪيا.

pdf.tarikhema.org